Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

17/ذوالقعدہ 1438 ہجری قمری   10/ظہور 1396 ہجری شمسی   10/اگست 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 اگست 2017 کو مسجد بیت الفتوح (لندن) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اسکے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۲۲۔ بائیسواں نشان یہ ہے کہ جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اِس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ اُنہیں کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے جو اُن کی حیات سے مشروط تھی اِس لئے یہ خیال گذرا کہ اُن کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شائد تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں دل میں گذر گیا تب اُسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

اِس الہام الٰہی کے ساتھ ایسا دل قوی ہو گیا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت یہ امر بارہا آزمایا گیا ہے کہ وحی الٰہی میں دلی تسلی دینے کے لئے ایک ذاتی خاصیت ہے اور جڑھ اِس خاصیت کی وہ یقین ہے جو وحی الٰہی پر ہو جاتا ہے۔ افسوس ان لوگوں کے کیسے الہام ہیں کہ باوجود دعویٰ الہام کے یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ہمارے الہام ظنّی امور ہیں نہ معلوم یہ شیطانی ہیں یا رحمانی ایسے الہاموں کا ضرر اُن کے نفع سے زیادہ ہے مگر مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اِن الہامات پر اُسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اُسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اسکے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں۔ غرض جب مجھ کو یہ الہام ہوا کہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اُس کو سُنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کے لیے محض اِس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپیہ طیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اَب تک میرے پاس موجود ہے...... یہ اُس زمانہ میں الہام ہوا تھا جبکہ ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویۂ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اُٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اُسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شائد اس سے زیادہ ہو اور اس آمدنی کو اس سے خیال کر لینا چاہئے کہ سالہا سال سے صرف لنگر خانہ کا ڈیڑھ ہزار روپیہ ماہوار تک خرچ ہو جاتا ہے یعنی اوسط کے حساب سے اور دوسری شاخیں مصارف کی یعنی مدرسہ وغیرہ اور کتابوں کی چھپوائی اس سے الگ ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی یعنی اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کس صفائی اور قوت اور شان سے پوری ہوئی۔ کیا یہ کسی مفتری کا کام ہے یا شیطانی وساوس ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا کام ہے جس کے ہاتھ میں عزت اور ذلت اور ادبار اور اقبال ہے۔ اگر اس میرے بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اِس تمام مدّت میں کھولا گیا ہے حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی بلکہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 219 تا 221)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

آپ کا کام اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے سب دنیا کو آگاہ کرنا ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کی دینی معلومات وسیع ہوں
اپنے عقائد سے بخوبی واقفیت ہو اور اسلامی تعلیمات کی پابندی کرتی ہوں، مثلاً حیادار لباس پہنیں
کوٹ و برقعے کی عمر ہو تو اسکے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں، بیہودہ مجالس، غیر اخلاقی دوستیوں اور انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ کی برائیوں سے خود کو بچا کر رکھیں

ناصرات کی عمر تعلیم کی عمر ہے، اپنی تعلیم پر خاص دھیان دیں اور بہتر مستقبل کے لیے محنت کریں اور دعاؤں سے کام لیں

ہر جمعہ کو جب میرا خطبہ ایم ٹی اے پر نشر ہو تو اسے سننے کا اہتمام کریں، کچھ باتیں ساتھ ساتھ نوٹ بھی کریں تا کہ پوری توجہ خطبے کی طرف مرکوز رہے

ناصرات الاحمدیہ جرمنی کے سہ ماہی رسالہ ''گلدستہ'' کے اجراء پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

لندن
20-03-17

پیاری ناصرات الاحمدیہ جرمنی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو سہ ماہی رسالہ ''گلدستہ'' کے اجراء کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اس کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ ذیلی تنظیموں کا قیام، خلافتِ احمدیہ کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ان کا اجراء فرمایا تا کہ جماعت کے ہر طبقہ کے لوگ خدمتِ دین کے کاموں میں اپنا کردار ادا کر سکیں اور مختلف انداز میں اپنی صلاحیتوں کو ابھارنے اور اپنا دینی تشخّص پیدا کرنے کے مواقع پا سکیں۔ لجنہ اماء اللہ بھی جماعت کی ذیلی تنظیموں میں سے ایک ہے جس کی آگے ایک شاخ ناصرات الاحمدیہ کہلاتی ہے جو پندرہ سال تک کی احمدی بچیوں کی تنظیم ہے۔ پس آپ خدا کے فضل سے جماعت کے مستحکم اور فعال تنظیمی ڈھانچے کا حصہ ہیں جس کا کام اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے سب دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی دینی معلومات وسیع ہوں۔ اپنے عقائد سے بخوبی واقفیت ہو اور اسلامی تعلیمات کی پابندی کرتی ہوں۔ مثلاً حیادار لباس پہنیں۔ کوٹ و برقعے کی عمر ہو تو اس کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔ بیہودہ مجالس، غیر اخلاقی دوستیوں اور انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ کی برائیوں سے خود کو بچا کر رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''کشتیٔ نوح'' میں بد رفیق اور خراب مجلسوں کو نہ چھوڑنے والوں کو بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ پس اس تعلیم کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ ناصرات کی عمر تعلیم کی عمر ہے۔ اپنی تعلیم پر خاص دھیان دیں اور بہتر مستقبل کے لئے محنت کریں اور دعاؤں سے کام لیں۔ آپ اپنی مصروفیات ایسی بنائیں جن سے آپ کی دین سے محبت ظاہر ہوتی ہو۔ مثلاً ہر جمعہ کو جب میرا خطبہ ایم ٹی اے پر نشر ہو تو اسے سننے کا اہتمام کریں۔ کچھ باتیں ساتھ ساتھ نوٹ بھی کریں تا کہ پوری توجہ خطبے کی طرف مرکوز رہے۔ جن باتوں کی سمجھ نہ آئے گھر میں کسی بڑے سے پوچھ لیں۔ اس سے آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم ہو جائے گا۔ دینی علم بڑھے گا۔ سوچ اور خیالات پاک ہو جائیں گے اور خدمتِ دین اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت کا جذبہ تقویت پائے گا۔ یاد رکھیں کہ آپ جتنا اپنے آپ کو دین کے قریب رکھیں گی اتنا ہی معاشرتی آلودگیوں سے محفوظ رہ سکیں گی۔ اسی سے سکونِ قلب عطا ہوگا۔ تبلیغ کریں گی تو بات میں اثر ہوگا۔

رسالہ کی انتظامیہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شمارے میں کچھ حصہ قرآن شریف اور احادیث پر مشتمل ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات بھی شامل کریں اور کچھ صفحات میرے خطبات کے لئے مخصوص کر لیں۔ خطبات کو سوال و جواب کی شکل میں بھی شائع کریں تا کہ چھوٹی عمر سے ہماری احمدی بچیوں کی خلافت سے وابستگی مضبوط ہوتی چلی جائے۔ اسی طرح معلومات بڑھانے اور علمی تحقیق کا شوق اجاگر کرنے کے لئے راہنمائی بھی ہو۔ ناصرات سے چھوٹے چھوٹے مضامین اور سبق آموز کہانیاں لکھوا کر انہیں بھی رسالے کا حصہ بنائیں تا کہ وہ محسوس کریں کہ یہ ان کا اپنا رسالہ ہے اور انہیں اس کے مطالعہ میں خاص دلچسپی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۹؍جون ۲۰۱۷)

کلامُ الامام

''تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

''اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ''
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

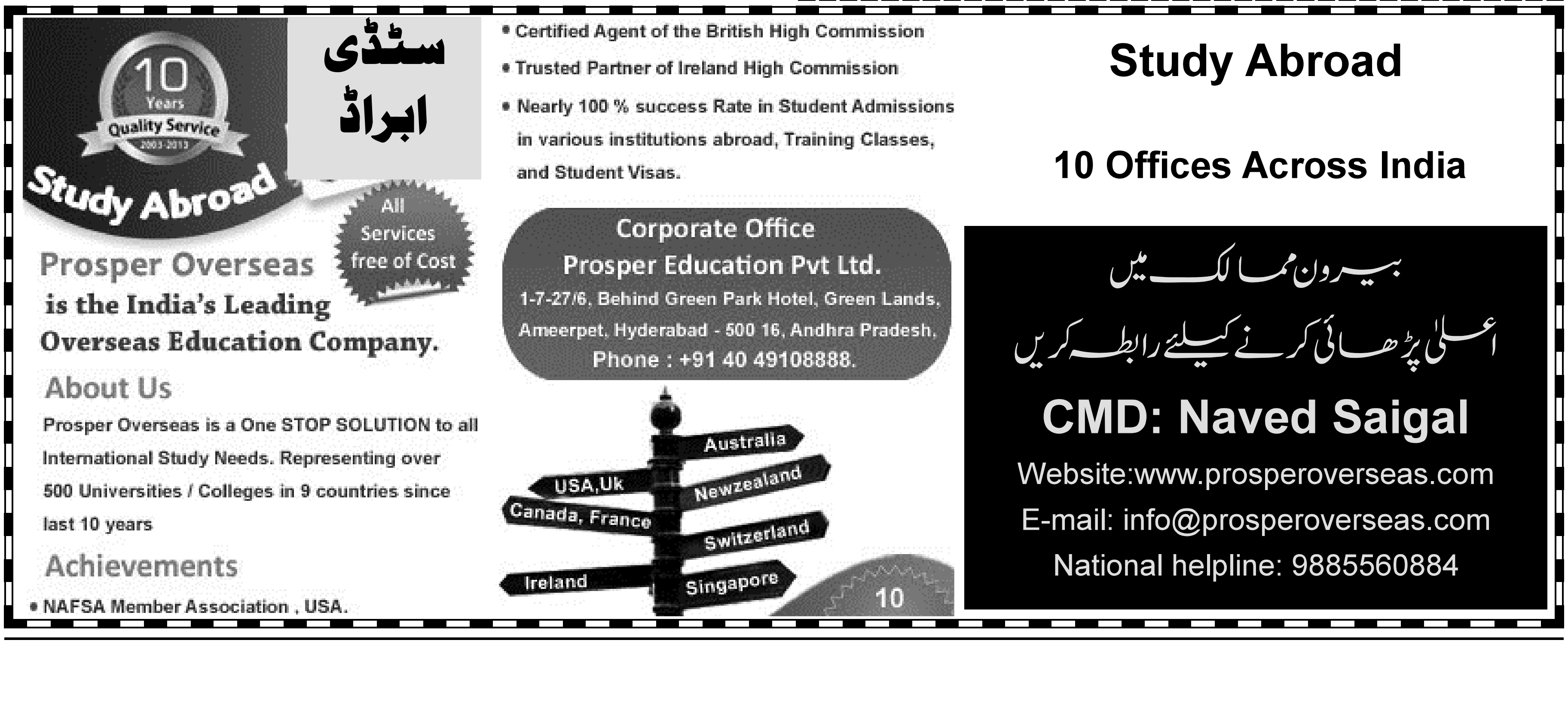

خطبہ جمعہ

جلسہ کے پروگراموں تقریروں وغیرہ کے ذریعہ جہاں احمدی روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیکھنے کیلئے آتے ہیں وہاں غیر از جماعت مہمان اور پریس علمی اور اعتقادی لحاظ سے ہماری تعلیم کو سننے کے ساتھ ساتھ عمومی طور پر جلسہ کے ماحول اور احمدی عورتوں مردوں کی رضا کارانہ خدمت اور مہمان نوازی کے جذبے سے انہیں کام کرتا ہوا دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی مشاہدہ بھی کر لیتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بہت بڑا تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ پس رضا کار کارکنان کا ایک بہت بڑا کردار ہے اور کارکنان جہاں اور جس پوزیشن میں بھی کام کر رہے ہیں انکی ایک اپنی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو ایک عام معاون کارکن سے لے کر افسر تک ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے اور مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا، پانی پلانا یا زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا ہی نہیں ہے بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ ہی مہمان نوازی ہے چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔ جلسہ پر جو بھی آتا ہے وہ مہمان ہے اور اس کی ضروریات کا خیال اپنے میسّر وسائل کے ساتھ رکھنا ہر اس شخص کا جو جلسہ سالانہ کی کسی بھی ڈیوٹی پہ متعین ہے ضروری ہے

مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے ہر شعبہ کے افسران اپنی حالت کا جائزہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں

جو لوگ اپنے سونے وغیرہ کا انتظام کر کے آتے ہیں، بعض لوگ اپنے ٹینٹ بھی لے آتے ہیں انہیں اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے کہ رات کیلئے بستروں کا باقاعدہ اچھا انتظام ہو

جلسہ سالانہ پر شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہم نے ہر مہمان کو خاص مہمان سمجھنا ہے اور اس کی مہمان نوازی میں بھرپور کوشش کرنی ہے

ہر شعبہ کے افسر کو بھی چاہئے کہ اپنے شعبہ سے متعلقہ کمیوں کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دیں جو اپنے شعبے کے کاموں کی کمی بیشی کا جائزہ لے کر شام کو اپنے افسر کو رپورٹ دیں۔ اس سے جلسہ کے دوران بھی اور آئندہ سال کے جلسہ میں بھی بہتری پیدا کرنے میں مدد ملے گی

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کی خدمت کے سلسلہ میں احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں کارکنان اور رضا کاران کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ اور
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صدیق بھٹی صاحب کی وفات، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21؍جولائی 2017ء بمطابق 21؍وفا 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

جلسہ سالانہ یو کے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شمولیت کے لئے دوسرے ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی ہے اور جوں جوں جلسے کے دن قریب آتے جائیں گے قریب و دور کے ممالک سے مہمانوں کی آمد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اسی طرح برطانیہ کے دوسرے شہروں سے بھی مہمان آنے شروع ہو جائیں گے۔

جلسہ کے مہمانوں میں علاوہ احمدیوں کے جو جلسہ کی برکات سے فیض یاب ہونے کے لئے آتے ہیں اب برطانیہ کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان بھی تشریف لاتے ہیں جن میں بعض ممالک کے حکومتی نمائندے یا سرکاری افسر یا پڑھا لکھا طبقہ جو صاحب اثر و رسوخ ہے وہ شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح پریس اور میڈیا سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد میں بھی اب اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور یہ سب آنے والے جو غیر ہیں یہ بڑی گہری نظر سے ہماری ہر چیز دیکھتے ہیں اور عموماً متأثر ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب ہمارے نظام کو دیکھتے ہیں جو تمام رضا کارانہ نظام ہے تو یہ چیز پھر تبلیغ کے مزید راستے کھولتی ہے، مزید تعارف ہوتا ہے، مزید احمدیت کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس ان دنوں میں ہمارے کام کرنے والے والنٹیئر ز مرد عورتیں، لڑکے لڑکیاں، بچے ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں اور پریس کے ذریعہ احمدیت کا تعارف دنیا کے طول و عرض میں بڑے وسیع پیمانے پر پھیلتا ہے۔ اب جبکہ پریس کی توجہ عام دنوں میں بھی بعض اوقات بعض واقعات کی وجہ سے جماعت کی طرف ہو رہی ہے مثلاً یہاں یورپ میں بعض دہشتگردی کے واقعات کے بعد جماعت کے افراد نے جن میں عورتیں بھی شامل تھیں، مرد بھی شامل تھے، جنہوں نے ان واقعات کے بعد اسلام کا صحیح پیغام دنیا کو دینے کی کوشش کی اور ہمارے پریس سیکشن نے بھی اس میں بڑا کردار ادا کیا، ہمارے مربیان کے بھی بڑے انٹرویو آتے رہے۔ جماعت کو اسلام کی امن پسند تعلیم کے حوالے سے دنیا کی پریس نے دنیا میں وسیع پیمانے پر متعارف کروایا ہے۔ جوں جوں یہ واقعات بڑھ رہے ہیں جماعت کا تعارف بھی مزید بڑھ رہا ہے۔ تو بہر حال جلسہ کے دنوں میں بھی اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے یعنی جلسہ کے ذریعہ اسلام کا تعارف کروانے کے وسیع سامان مہیا فرما رہا ہے۔

جلسہ کے پروگراموں تقریروں وغیرہ کے ذریعہ جہاں احمدی روحانیت میں ترقی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سیکھنے کے لئے آتے ہیں وہاں غیر از جماعت مہمان اور پریس علمی اور اعتقادی لحاظ سے ہماری تعلیم کو سننے کے ساتھ ساتھ عمومی طور پر جلسہ کے ماحول اور احمدی عورتوں مردوں کی رضا کارانہ خدمت اور مہمان نوازی کے جذبے سے انہیں کام کرتا ہوا دیکھ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی مشاہدہ بھی کر لیتے ہیں اور جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بہت بڑا تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ پس رضا کار کارکنان کا ایک بہت بڑا کردار ہے اور کارکنان جہاں اور جس پوزیشن میں بھی کام کر رہے ہیں ان کی ایک اپنی اہمیت ہے اور اس اہمیت کو ایک عام معاون کارکن سے لے کر افسر تک ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ایک عام معاون کارکن چاہے وہ چھوٹا سا پانی پلانے والا بچہ ہی ہو اس کا رویّہ اور ایک لگن سے بے نفس ہو کر کام کرنا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حاصل کرنے والا بنا رہا ہوتا ہے وہاں غیروں کو بھی متأثر کر رہا ہوتا ہے جس کا جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان اظہار بھی کرتے ہیں۔

اسی طرح معاونین کے علاوہ افسران جو ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف اپنے کارکنان اور معاونین کو ہی خدمت کرنے والا سمجھ کر ان سے کام نہ لیں بلکہ خود بھی عاجزی کے ساتھ ایک معاون اور ایک عام کارکن کی طرح کام کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے کارکنوں سے اور دوسرے لوگوں سے بھی مہمانوں سے بھی اپنے رویّے نرم اور تعاون کرنے والے رکھیں۔ چہرے پر عاجزی اور نرمی کے تأثرات نظر آتے ہوں۔ زبان میں نرمی اور اخلاق کے اعلیٰ اظہار کے معیار قائم ہو رہے ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمان نوازی ایک بہت اہم شعبہ ہے اور مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا، پانی پلانا یا

زیادہ سے زیادہ رہائش کا انتظام کر دینا ہی نہیں ہے بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ ہی مہمان نوازی ہے چاہے اسے کوئی بھی نام دیا گیا ہو۔ جلسہ پر جو بھی آتا ہے وہ مہمان ہے اور اس کی ضروریات کا خیال اپنے میسّر وسائل کے ساتھ رکھنا ہر اس شخص کا جو جلسہ سالانہ کی کسی بھی ڈیوٹی پہ متعین ہے ضروری ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جذبات کا ایک جگہ اظہار فرمایا جو ہمارے لئے اصولی لائحہ عمل ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے‘‘۔ فرمایا کہ ’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 406، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس بات کو ہمیں یاد رکھنا چاہئے اور اگر بعض دفعہ کوئی ایسے حالات پیدا ہوں تو اپنی طبیعتوں پر جبر کر کے بھی ہمیں مہمان کو آرام اور سہولت پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر شعبہ کے افسران سے میں کہوں گا کہ اگر ان کا رویّہ نرم ہے، ان کے اخلاق اچھے ہیں، ان میں صبر کا مادہ ہے، ان میں نامناسب بات سننے کا بھی حوصلہ بڑھا ہوا ہے تو ان کے نائبین اور معاونین بھی ایسے ہی رویّے مہمانوں کے ساتھ دکھائیں گے، ان کا اظہار کریں گے اور مہمان نوازی کے عمدہ نمونے قائم کریں گے۔ لیکن اگر افسران کے چہروں پر سختی، باتوں میں کرختگی اور بات کو غور سے نہ سننے اور برداشت نہ کرنے کی عادت ہے تو ان کے نائبین بھی اور معاونین بھی ویسے ہی رویّے دکھانے والے ہوں گے۔ پس مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے لئے ہر شعبہ کے افسران اپنی حالت کا جائزہ لیتے رہیں اور عاجزی اور انکساری کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک دو شعبہ ہی مہمان نوازی کے تحت نہیں آتے بلکہ جلسہ سالانہ کا ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے۔ چاہے وہ رہائش کا شعبہ ہے یا کھانے پکانے کا شعبہ ہے یا کھانا کھلانے کا انتظام ہے یا ٹرانسپورٹ کا انتظام ہے یا صفائی اور غسل خانوں کا انتظام ہے یا ڈاکٹر اور پیرامیڈیکس پر مشتمل صحت کی نظامت ہے یا راستوں کی رہنمائی کرنے والے خدام ڈیوٹی پر یا دوسرے لوگ یا سیکیورٹی کا شعبہ ہے اور اس کے علاوہ دوسرے شعبے، ہر ایک اپنے اپنے دائرے میں میزبان ہے۔

رہائش کے انتظام والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اجتماعی قیامگاہوں میں بھی اور خیموں میں بھی عورتوں بچوں کی بیڈنگ وغیرہ کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ بیشک آجکل گرمیوں کے دن ہیں لیکن رات کو موسم ایک دم ٹھنڈا بھی ہو سکتا ہے اور حدیقۃ المہدی میں جہاں جلسہ ہونا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، لندن کی نسبت ویسے بھی چار پانچ ڈگری ٹمپریچر کم رہتا ہے اس لئے جو لوگ اپنے سونے وغیرہ کا انتظام کر کے آتے ہیں، بعض لوگ اپنے ٹینٹ بھی لے آتے ہیں انہیں اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے کہ رات کے لئے بستروں کا باقاعدہ اچھا انتظام ہو۔

گزشتہ سال کا تجربہ یہی ہے کہ بچوں والے بعض دفعہ موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے رات کو پریشان ہوتے رہے۔

اسی طرح کھانا کھلانے والے ہیں جن کا براہ راست مہمانوں سے واسطہ ہے انہیں مَیں ہمیشہ یاد دہانی کرواتا ہوں کہ کھانا دیتے ہوئے پلیٹ میں ڈالتے ہوئے مہمان کی پسند کو بھی دیکھ لیا کریں گو اس میں کافی دقّت اور مشکل پیش آتی ہے لیکن بہرحال کوشش کریں جس حد تک دیکھ سکتے ہیں دیکھیں اور اگر کوئی مجبوری ہو تو پھر بجائے سختی سے جواب دینے کے احسن رنگ میں اس کو جواب دیں، جس سے دوسرے کے جذبات کو تکلیف نہ ہو۔

اس سال جلسہ کے انتظام کے تحت جو کھانے کی پلیٹیں ہیں وہ بھی بدلی گئی ہیں۔ جو پہلے پلیٹیں استعمال ہوتی تھیں ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ایک خاص ٹمپریچر سے زیادہ کا کھانا ان پلیٹوں میں نہیں دینا چاہئے کیونکہ بعض زہریلے کیمیکل اس میں سے نکلتے ہیں اور ہمارا کھانا تو کافی گرم ہوتا ہے اس لئے افسر جلسہ سالانہ نے مجھے اس سال استعمال ہونے والی پلیٹس دکھائی ہیں وہ خاص قسم کے کاغذ کی ہوں گی اس لئے کھانا ڈالنے والے جو لوگ ہیں وہ بھی احتیاط کریں کہ شاید پتلی ہوں تو دو پلیٹیں جوڑ کر استعمال کریں۔ کھانا تقسیم کرنے والوں کی بھی اس بارے میں جو جلسہ سالانہ کا شعبہ ہے ان کی صحیح رہنمائی ہونی چاہئے۔

پھر ٹرانسپورٹ کا نظام بھی ایک بہت اہم نظام ہے اور اس مرتبہ دُور پارکنگ کی وجہ سے زیادہ تر شٹل بسوں کا انتظام کیا گیا ہے اور اسے بھی جلسہ سالانہ کے نظام کو زیادہ سے زیادہ فعّال کرنا ہوگا تا کہ لوگ بروقت جلسہ پر پہنچ سکیں اور کاروں پر آنے والے مہمانوں کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان کی پارکنگ دُور ہو سکتی ہے اور جلسہ گاہ سے کافی فاصلہ پر بھی ہو سکتی ہے اس لئے وقت کا مارجن (Margin) رکھ کر اپنا سفر شروع کریں۔ اسی طرح دوسرے شعبے ہیں ہر ایک کو اپنے کام کے طریق اور اپنے کارکنوں کی تربیت مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولت مہیا کرنے کی سوچ کے ساتھ کرنی چاہئے۔

خدمت خلق اور سیکیورٹی کے کارکنان کو بھی پہلے سے زیادہ ہوشیار ہو کر کام کرنا ہوگا جو دنیا کے آجکل کے حالات ہیں۔ ساتھ ہی مہمانوں کی عزت نفس اور جذبات کا خیال رکھتے ہوئے یہ سارا کام کرنا ہے۔ کارڈ چیک کرنے اور دوسری چیکنگ، سکیننگ وغیرہ میں پہلے دن سے لے کر آخری دن تک پوری توجہ دینی ہوگی، پوری توجہ سے چیک کرنا ہوگا اور ہر مرتبہ اگر کوئی شخص باہر جاتا ہے تو اندر آنے پر اس کو چیک کرنا ہوگا۔ لیکن یہ بھی خیال رکھنا ہے کہ ان کو کسی طرح اس قسم کا احساس نہ ہو کہ صرف انہی پر نظر ہے یا کوئی بُرا سلوک کیا جا رہا ہے۔

بہرحال جلسہ کے انتظامات ایسے انتظامات ہیں جو ہم عارضی کرتے ہیں اور مجھے اچھی طرح احساس ہے کہ جلسہ کا جو یہ عارضی انتظام ہے، عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے غلطیوں اور کمیوں سے خالی نہیں ہو سکتا بلکہ مستقل انتظاموں میں بھی کمیاں اور خامیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جس حد تک ہم اپنی صلاحیتوں، استعدادوں اور وسائل کو استعمال کر کے مہمانوں کو سہولت پہنچانے کا انتظام کر سکتے ہیں، کریں۔

جلسہ سالانہ پر شامل ہونے والا ہر شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مہمان ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہونے کی وجہ سے ہم نے ہر مہمان کو خاص مہمان سمجھنا ہے اور اس کی مہمان نوازی میں بھرپور کوشش کرنی ہے گو کہ جلسہ سالانہ کے انتظام کے تحت ایک شعبہ ایسا بھی ہوتا ہے جو نگرانی وغیرہ کا شعبہ ہے جو مختلف شعبوں کا معائنہ بھی کرتا ہے جس کے کارکنان شعبوں کا جائزہ لے کر کمیوں اور خامیوں کی طرف اپنے افسر کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کے نظام کو توجہ دلاتے ہیں لیکن ہر شعبہ کے افسر کو بھی چاہئے کہ اپنے شعبہ سے متعلقہ کمیوں کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لگا دیں جو اپنے شعبے کے کاموں کی کمی بیشی کا جائزہ لے کر شام کو اپنے افسر کو رپورٹ دیں۔ اس سے جلسہ کے دوران بھی اور آئندہ سال کے جلسہ میں بھی بہتری پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جائزہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ لنگر کے مہتمم کو مہمانوں کی ضروریات کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے لیکن کیونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اس لئے بعض دفعہ خیال نہیں رہتا۔ بعض باتیں نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اس لئے دوسرا شخص یاد دلا دے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 220، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اور یاد دہانی کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ افسر خود کسی کو اس یاد دہانی کے لئے مقرر کریں جو جائزہ لیتا رہے کہ کہاں کہاں کمی ہے۔

امیر غریب کی یکساں مہمان نوازی ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری رہنمائی کے لئے بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف بھی رہنمائی فرمائی ہے اور بڑی باریکی سے مہمان نوازی کے طریق سمجھائے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’جو نئے ناواقف آدمی ہیں‘‘ یعنی آنے والے مہمان جو پوری طرح واقفیت نہیں رکھتے، یہاں بھی کئی نئے مہمان دوسرے ملکوں سے آتے ہیں فرمایا کہ ’’تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔‘‘ آپ نے فرمایا کہ ’’جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے (یا مقرر کیا ہے) یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 220، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

گو یہ بات آپ نے غیر لوگوں کے حوالے سے بھی بیان فرمائی ہے لیکن اپنوں کو بھی مہمان نوازی اور جلسہ کی مہمان نوازی کے بارے میں بھی ایسے ارشادات ملتے ہیں جہاں آپ نے بہت توجہ دلائی ہے۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا جو غیر از جماعت مہمان یا پریس کے نمائندے ہمارے جلسہ میں شامل ہوتے ہیں وہ عمومی رویّوں کا بھی جائزہ لے رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر شعبہ کے کارکن کے حُسنِ اخلاق کا معیار بہت وسیع ہونا چاہئے۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ’’میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سبّ و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 91، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مہمان کا سخت رویہ بھی برداشت کرنا چاہئے چاہے وہ غیر ہیں یا اپنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان نوازی کا معیار کا ذکر لکھنے والے نے اس طرح ایک دفعہ کا ذکر لکھا ہے کہ ’’اعلیٰ حضرت حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں‘‘۔ یہ لکھتے ہیں کہ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

’’جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ ہو)‘‘ یعنی احمدی ہے یا نہیں ہے ’’ذرا سی بھی تکلیف حضور کو بے چین کر دیتی ہے۔‘‘ لکھتے ہیں کہ ’’مخلصین احباب کے لئے تو اَور بھی آپ کی روح میں جوش اور شفقت ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 101، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جو احمدی ہیں، مخلصین ہیں ان کے لئے بڑا جوش اور شفقت ہوتا ہے۔ پس یہ جوش اور شفقت ہمیں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دکھانا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کی اہمیت اور احترام کے بارے میں ہمیں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کے لئے تین باتوں کا کرنا ضروری ہے۔ یہ کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اپنے پڑوس کی عزت کرو اور تیسرے یہ کہ اپنے مہمان کا احترام کرو۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار والضیف ......الخ حدیث 173) پس مہمان کا احترام بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان کی شرطوں میں سے ایک شرط ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی شرائط ہیں۔ یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک مومن کے ایمان کے اعلیٰ معیار کے لئے مہمان نوازی بھی ایک شرط ہے۔

مہمان نوازی کے ضمن میں یہ بھی بتادوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں کی دینی حالت کی بہتری اور تربیت کا بھی خیال فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ نے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلانے کے بعد ان کو ان کی خواہش کے مطابق مسجد میں سونے کے لئے بھیج دیا اور پھر صبح فجر کی نماز کے لئے سب کو جگایا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5 صفحہ 351 تا 352، حدیث 15628، حدیث طخفۃ بن قیس الغفاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) تو جلسہ میں جو شعبہ تربیت ہے وہ بھی اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ مہمانوں کو نماز کے لئے بھی توجہ دلاتے رہیں اور فجر اور تہجد کے لئے جگائیں لیکن نرمی اور پیار سے۔ بہرحال یہ چند باتیں تھیں جو مہمانوں کے حوالے سے مَیں نے کہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا ہے مکرم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو 13؍جولائی کو قریباً 92 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے سب سے بڑے بیٹے تھے اور اس طرح حضرت اُمّ المومنین، امّاں جان آپ کی پھوپھی تھیں۔ آپ کی شادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی چھوٹی بیٹی سے ہوئی۔ اس طرح آپ ان کے سب سے چھوٹے داماد بھی تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے دو شادیاں کی تھیں۔ پہلی شادی حضرت شوکت سلطان صاحبہ کے ساتھ تھی جو 1906ء میں ہوئی تھی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ان کی دوسری شادی امۃ اللطیف بیگم صاحبہ سے 1917ء میں ہوئی جو حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی تھیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے سات بیٹیاں اور تین بیٹے پیدا ہوئے۔ (ماخوذ از حضرت میر محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ از سید حمید اللہ نصرت پاشا، صفحہ 94، طبع دوم 2009ء قادیان) میر محمد احمد صاحب نے قادیان سے 1939ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی کا امتحان دیا۔ پھر آپ 1943ء میں رائل انڈین ایئر فورس میں بطور فلائٹ کیڈٹ کے شامل ہو گئے۔ آپ کی بیگم مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی بیٹی ہیں اور ان کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ ایک بیٹے ہاشم اکبر صاحب یہاں ہمارے ہارٹلے پول کے صدر جماعت بھی ہیں اور ایک بیٹی ڈاکٹر عائشہ ہیں۔ یہ امریکہ میں ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بارہ میں انہوں نے خود بھی ایک دفعہ اپنے حالات لکھے تھے۔ 1943ء میں فلائٹ کیڈٹ بھرتی ہوئے اور جنگ عظیم میں فائٹر پائلٹ کے طور پر برطانیہ کی طرف سے جنگ میں شامل ہوئے۔ جنگ کے دوران برما فرنٹ پر 1945ء میں آپ کے جہاز کو ایک دفعہ کریش لینڈنگ بھی کرنی پڑی۔ جہاز تباہ ہو گیا لیکن آپ معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ پھر 1947ء میں آپ کی ٹرانسفر سول ایوی ایشن کے محکمہ میں ہو گئی۔ انڈین نیشنل ایئر بیس میں فلائنگ ڈیوٹی ادا کرتے رہے اور اس وقت 1947ء میں حالات خراب تھے۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات بھی 1947ء میں ہوئی تھی لیکن حالات کی وجہ سے آپ ان کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے اور دو دن بعد قادیان پہنچے۔

ان کے جو تاریخی لحاظ سے جماعت کے ساتھ وابستہ واقعات ہیں وہ یہ ہیں کہ جب ایئر فورس میں تھے تو اس وقت پارٹیشن کے وقت حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر جماعت نے دو چھوٹے جہاز خریدے تھے۔ پائلٹ کی ضرورت تھی۔ کہتے ہیں ایک رات مجھے پیغام ملا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بلایا ہے کہ فوراً آ جاؤ تو یہ اسی وقت قادیان روانہ ہو گئے اور وہاں جا کے طے پایا کہ جہاز کے انچارج حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، خلیفۃ المسیح الثالث، جو اُس وقت صدر خدام الاحمدیہ تھے وہ ہوں گے اور ان کے تحت یہ کام کریں گے۔ بہرحال اس وقت یہ بہت سا ضروری سامان پاکستان پہنچاتے رہے۔

ایک دلچسپ واقعہ جو انہوں نے لکھا ہے جو ایک بڑا تاریخی اور بڑا اہم واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک دن صبح مجھے مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصرِ خلافت کے دفتر میں بلایا اور مجھے کہا کہ تمہیں اپنی آج سب سے قیمتی چیز مَیں دے رہا ہوں جو تم نے لاہور لے کر جانی ہے اور شیخ بشیر احمد صاحب کے سپرد کرنی ہے اور اس چیز کی حفاظت اور احتیاط کے بارے میں تم نے شیخ صاحب کو انہی الفاظ میں بیان کرنا ہے جیسا مَیں تمہیں بتا رہا ہوں اور ان سے وصولی کی رسید بھی لینی ہے جو پھر تم نے واپس آ کر مجھے دینی ہے۔ تو میر صاحب کہتے ہیں کہ میرا ناپختہ ذہن تھا اس وقت یہ خیال مجھے آیا کہ شاید حضور مجھے کوئی جماعت کا خزانہ یا جواہرات اور ہیروں کا بکس دیں گے جو مَیں نے لے کر جانا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی جگہ سے اٹھے اور ایک میلا سا چھوٹا ٹریول بیگ لا کر مجھے دیا۔ بیگ کینوس کا تھا اور زِپ (zip) بھی اُس کا ٹوٹا ہوا تھا۔ بیگ کاغذات سے بھرا ہوا تھا۔ آپ نے وہ بیگ میرے سامنے رکھا اور فرمایا کہ میری قرآن شریف کی لکھی ہوئی تفسیر کا کچھ حصہ تو چھپ چکا ہے۔ کچھ حصہ لکھا جا چکا ہے مگر ابھی چھپا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مگر ابھی بہت سے حصہ کی تفسیر لکھنے کا کام باقی ہے۔ چونکہ میری زندگی کا ایک بڑا مشن اس تفسیر کو مکمل کرنا ہے اس لئے میری عادت ہے کہ دن ہو یا رات، چلتا پھرتا ہوں یا کوئی اور کام کر رہا ہوں مگر جو بھی کر رہا ہوں اگر قرآن شریف کی کسی آیت کے بارے میں میرے ذہن میں کوئی نیا مطلب آئے تو مَیں فوراً اس پوائنٹ کو ایک سادہ کاغذ پر لکھ کر اس بیگ میں ڈال کر محفوظ کر لیتا ہوں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آ سکے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ ضروری نہیں کہ ان کاغذات پر لکھے ہوئے نوٹس میں کوئی ترتیب ہو مگر میرے لئے یہ بہت بڑا سرمایہ ہے۔ تو میر صاحب کہتے ہیں مَیں نے حضور سے بیگ لیا، اسے سنبھالا اور ہوائی جہاز پر رکھ کر لاہور لے گیا اور وہاں جا کے ایئر پورٹ سے فون کر کے شیخ بشیر احمد صاحب کو بلایا اور ان کے یہ سپرد کر دیا اور ان سے رسید لی۔ یہ کافی لمبا واقعہ ہے اور ایک تاریخی واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کے اہم قیمتی نوٹس جو تھے وہ یہ لے کر آئے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود نے خاص تاکید فرمائی تھی۔ بہرحال 1950ء میں پھر حضرت مصلح موعود نے ان کو کہہ دیا کہ ٹھیک ہے اب تم ایئر فورس واپس جا سکتے ہو جہاں انہوں نے 1965ء تک ایئر فورس میں ملازمت کی اور وِنگ کمانڈر کے عہدے تک پہنچے اور اس دوران میں انہوں نے بعض بڑے کورسز بھی کئے۔ انگلینڈ میں بھی کورسز کئے۔ 1960ء سے تریسٹھ تک کوئٹہ میں آرمی کمانڈ اینڈ سٹاف کالج میں بطور انسٹرکٹر بھی رہے۔ وار پلاننگ (war planning) کے انچارج بھی رہے اور جب یہ 1953ء میں کچھ فضائیہ کے ٹریننگ کورس کرنے کے لئے یہاں آئے تھے اس وقت مکرم چوہدری ظہور باجوہ صاحب یہاں مشنری تھے تو کہتے ہیں کہ اپنی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد کیونکہ میرے واپسی کے چند دن باقی تھے اس لئے یہاں مشن ہاؤس میں باجوہ صاحب کے پاس مَیں ٹھہر گیا۔ اس وقت کہتے ہیں مجھے باجوہ صاحب کے ذریعہ سے کرنل ڈگلس صاحب سے ملاقات کا موقع پیدا ہوا۔ باجوہ صاحب نے انہیں میرا تعارف کروایا۔ کہتے ہیں کہ کرنل ڈگلس صاحب کے پاس گئے تو ان سے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدمہ کے بارے میں پوچھا جو قتل کا مقدمہ تھا۔ کہتے ہیں کرنل صاحب نے کہا کہ مَیں اس وقت گورداسپور کا ڈپٹی کمشنر تھا۔ کہتے ہیں کہ کیپٹن ڈگلس صاحب نے کہا کہ جب یہ قتل کا مقدمہ میرے پاس پیش ہوا اس سے چند سال پہلے کا ایک واقعہ ہے جہاں سے میں تمہیں سنانا شروع کرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں اس زمانے میں بٹالہ کا اسسٹنٹ کمشنر تھا۔ ایک روز میں امرتسر سے بٹالہ ٹرین میں واپس آ رہا تھا۔ کرنل ڈگلس نے ان کو بتایا (یہ بھی ایک تاریخی واقعہ ہے) کہ آخری بوگی کے فرسٹ کلاس میں سوار تھا تو امرتسر سے چلنے سے پہلے وہ کہتے ہیں کہ مجھے گورداسپور کے اسسٹنٹ کمشنر کا پیغام ملا کہ مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے اس لئے میں تمہیں بٹالہ کے سٹیشن پر ملوں گا۔ کرنل ڈگلس کہتے ہیں جب ٹرین بٹالہ پہنچی تو اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور سٹیشن پر موجود نہیں تھا۔ اس خیال سے کہ شاید ٹرین کی سب سے اگلی بوگی والے فرسٹ کلاس میں مجھے ڈھونڈ رہا ہوگا۔ میں جلدی سے ٹرین سے اترا اور پلیٹ فارم کے جنگلے کے ساتھ ساتھ جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے ٹرین کے سب سے اگلے حصہ کی طرف روانہ ہوا۔ پھر کرنل ڈگلس نے ان کو بتایا کہ جب مَیں پلیٹ فارم کا قریباً دو تہائی حصہ عبور کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سے ایک شخص چلا آ رہا ہے نگاہیں نیچی ہیں بے حد نورانی چہرہ ہے اس کے چہرے میں ایک ایسی کشش تھی کہ میرا دل اور دماغ ہل کر رہ گئے۔ کرنل صاحب کہتے ہیں کہ لگتا تھا کہ اسے دنیا سے کوئی رغبت ہی نہیں اور وہ آہستہ آہستہ چلا آ رہا تھا۔ میرے لئے ممکن ہی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے
مہمان کو گھر کے دروازے تک جا کر الوداع کہے۔ (سنن ابن ماجہ)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔
(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی و افراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

نہ رہا کہ اتنے نورانی چہرے سے اپنی نگاہیں اٹھا سکوں چنانچہ میں ٹکٹکی باندھے اس کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا۔ وہ شخص میرے پاس سے گزر گیا تو پھر بھی مَیں اسے دیکھتا رہا اور آہستہ آہستہ گھومتا گیا اور آخر کار میں الٹے پاؤں چلنے لگ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوسری طرف جا رہے تھے یہ دوسری طرف جا رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے کے لئے انہوں نے اپنا رخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف کر لیا اور الٹے پاؤں جس طرف جا رہے تھے اس طرف چلنا شروع کر دیا تا کہ میں اس شخص کو دیکھتا رہوں۔ تو کہتے ہیں اس عرصے میں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر جو انڈین تھا وہ بھی اپنی جھنڈیاں لے کر آ گیا لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ الٹا چلتے ہوئے ہماری ٹکر ہو گئی جس کی وجہ سے وہ گر گیا حالانکہ قصور میرا تھا لیکن کیونکہ اس وقت انگریزوں کی حکومت تھی وہ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مجھ سے معافیاں مانگنے لگ گیا۔ اس سے میں نے کہا نہیں تمہارا قصور نہیں، میرا ہے۔ خیر میں نے اس سے پوچھا کہ یہ جو شخص جا رہا ہے یہ کون ہے؟ تو اس اسٹیشن ماسٹر نے کہا آپ نہیں جانتے؟ یہ قادیان کے مرزا صاحب ہیں۔ تو کہتے ہیں مَیں اس وقت جذباتی طور پہ بڑا مغلوب ہو چکا تھا۔ ایسا نورانی چہرہ میں نے ساری عمر کبھی نہیں دیکھا تھا اور یہ اثر مجھ پر کافی عرصے تک قائم رہا۔ پھر آہستہ آہستہ بھول گیا۔

کہتے ہیں کہ پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فائل آئی اور مَیں جج مقرر ہو کے آیا تو اس وقت میں نے دیکھا کہ فائل بڑی مکمل ہے۔ جو کیس بنایا گیا ہے یہ بڑا صحیح طریقے سے بنایا گیا ہے اور کوئی اس میں سقم نہیں ہے اور ملزم کو سزا بہر حال دینی پڑے گی۔ لیکن کہتے ہیں مگر جب میں نے یہ پڑھا کہ ملزم مرزا غلام احمد آف قادیان ہے تو مجھے ایک سخت دھچکا لگا۔ وہ کئی سال پہلے کی پرانی بات مجھے یاد آ گئی اور میرا دل ہرگز یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھا کہ جو چہرہ میں نے بٹالہ کے اسٹیشن پر چند سال پہلے دیکھا تھا وہ ایسا کام کرے بلکہ ایسا سوچ بھی سکے۔ کہتے ہیں کہ مَیں بہت پریشان ہوا اور متواتر پریشان رہا اور کئی بار فائل میں سے کوئی غلطی نکالنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اس پریشانی کی حالت میں کہتے ہیں میں نے انگریز ڈی ایس پی کو اپنے دفتر میں بلوایا تا کہ اس کے ساتھ کیس کے بارے میں مشورہ کروں۔ ڈی ایس پی سے پوچھا کہ عبدالحمید جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہ الزام لگایا تھا کہ نعوذ باللہ آپ نے اس کو قتل کے لئے بھیجا ہے کیا وہ پولیس کے قبضہ میں ہے یا ابھی چرچ کے پاس ہے۔ تو اس سوال پر کہتے ہیں انگریز ڈی ایس پی چونکا کیونکہ اسے اچانک احساس ہوا کہ پولیس نے ایک بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ پولیس نے عبدالحمید کو اپنی حراست میں نہیں رکھا بلکہ چرچ کے پاس ہی رہنے دیا اور کہتے ہیں وہ اسی وقت بھاگتا ہوا گیا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ انگریز ڈی ایس پی واپس آیا تو اس نے کہا کہ ہم سے بڑی غلطی ہو گئی تھی کہ ہم نے عبدالحمید کو چرچ کے پاس ہی رہنے دیا۔ اب ہم نے اسے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور وہ مان گیا ہے کہ یہ کیس بالکل جھوٹا ہے اور میں نے چرچ سے رقم لینے کے لئے لالچ میں یہ کہانی گھڑی ہے۔ چنانچہ کیس چلا اور سب گواہیاں سننے کے بعد کرنل ڈگلس صاحب کہتے ہیں کہ میں نے مرزا صاحب کو باعزت طور پر بری کر دیا۔ فیصلہ سنانے کے بعد میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو استغاثہ کرنے والوں پر آپ ہرجانہ کا کیس کر سکتے ہیں۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے مجھے کوئی ہرجانہ نہیں چاہئے۔

(ماخوذ از الفضل، مورخہ 26 ؍اگست 2010ء، صفحہ 3 تا 5، مورخہ 27 ؍اگست 2010ء، صفحہ 3 تا 4، مورخہ 30 ؍اگست 2010ء، صفحہ 5، مورخہ 18 ؍مئی 2009ء، صفحہ 3 تا 4)

تو یہ دو تاریخی واقعات ان کے ہیں۔ ایک تو پارٹیشن کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا سامان لانے کا اور ایک یہ کرنل ڈگلس کی کہانی۔ باقی واقعہ تو سنا ہی ہوا ہے لیکن یہ اتنا حصہ جو پہلے تھا وہ بہت کم لوگوں نے سنا یا پڑھا ہے۔

آپ جیسا کہ میں نے بتایا حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے سب سے بڑے بیٹے تھے اور اس لحاظ سے جو انتخاب خلافت کمیٹی ہے، صحابی کے بڑے بیٹے ہونے کی حیثیت سے اس کے ممبر بھی تھے اور خلافت ثالثہ، رابعہ اور خامسہ میں انتخاب خلافت کمیٹی میں شامل ہوئے اور انہوں نے یہی کہا کہ انتخاب کے وقت جو جذبات اور احساسات ہوتے ہیں اس سے مَیں گواہی دے سکتا ہوں کہ جو خلافت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے کیونکہ بعض دفعہ آدمی کچھ اور سوچ رہا ہوتا ہے لیکن جس کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنانا ہوتا ہے اس کے لئے ہی دل میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ بہت نیک، دعا گو تھے لیکن خاموش دعا گو انسان تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عشق اور محبت تھی ان کے بارے میں ان کی بیٹی لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گہری محبت تھی اور مجھے بھی یہی کہتے تھے کہ اللہ کی عظمت کو ہر دن محسوس کرنے کی کوشش کرو۔ محض رسمی عبادت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر وہ لکھتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کا مطالعہ کرتے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ بڑی محبت اور جذبات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور کہتی ہیں دنیاوی سرگرمیاں بھی ہوں چاہے تیراکی ہے یا سیر ہے اس میں ہر وقت ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی یاد کو ہمیشہ سامنے رکھتے۔ اور باپ ہونے کے لحاظ سے بھی بڑے شفیق باپ تھے۔ سارے بچوں کا خیال رکھا۔ بچوں کو سمجھاتے رہے۔ خلافت سے تعلق بھی ان کا بہت مضبوط تھا۔ میرے ساتھ بھی خلافت کے بعد انہوں نے خاص تعلق رکھا اور اسے بڑھایا اور بڑا اخلاص و وفا کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد صدیق بھٹی صاحب کا ہے جو ہمارے مبلغ سلسلہ نائیجر اصغر علی بھٹی صاحب کی والدہ ہیں۔ یہ 16 ؍جولائی کو 73 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے خاندان میں احمدیت 1928ء میں آئی جبکہ آپ کے دادا چوہدری سرور خان صاحب مرحوم نے احمدیت قبول کی۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ آپ نے کفایت شعاری اور خودداری سے زندگی گزاری۔ خوددار خاتون تھیں۔ بارعب تھیں۔ ساری عمر صبر اور دعا سے آپ کی زندگی عبارت تھی۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ انتہائی سادہ اور غریب پرور خاتون تھیں۔ نماز اور قرآن سے عشق تھا۔ صبح تین بجے تہجد کے لئے بلا ناغہ اٹھ جاتیں اور کہتی تھیں کہ تہجد مَیں نے شادی سے پہلے شروع کی تھی اور مجھے نہیں یاد کہ کبھی سستی کی وجہ سے میں نے تہجد چھوڑی ہو۔ لکھتے ہیں کہ ناشتہ وغیرہ اور گھر کے دوسرے کاموں سے جلدی جلدی فارغ ہو کر اشراق کی نماز کے لئے کھڑی ہو جاتیں۔ ان کے میاں 28 سال تک اپنی جماعت کے صدر رہے اس عرصہ میں جو بھی آنے والے لوگ تھے ان کی مہمان نوازی انہوں نے بہت بڑھ چڑھ کے کی اور ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ مالی حالت اچھی نہ ہونے کے باوجود غریبوں کی مدد بھی کرتی تھیں۔ اگر کوئی پریشانی یا مالی تنگی ہوتی تو نماز شروع کر دیتی تھیں اور تنگی کے باوجود بچوں کو تعلیم دلوائی۔ بچوں کی خاطر تعلیم کی خاطر اپنا زیور اور مویشی تک بیچ دیئے۔ اپنے بھائیوں اور والدین کی وفات کے صدمے برداشت کرنے پڑے لیکن کبھی شکوہ نہیں کیا۔ اسی طرح ان کی دو پوتیاں بھی وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ان کے بیٹے اصغر علی بھٹی نائیجر میں مشنری ہیں اور یہ اپنے تبلیغ کے میدان میں مصروفیت کی وجہ سے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کے لئے تمام دعاؤں کو قبول فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف صحابہ کی نسل میں سے ہونا کوئی اعزاز نہیں ہے جب تک خود بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی زندگیاں نہ گزاریں اور اپنی نسلوں کی تربیت نہ کریں

خطبہ نکاح

فرمودہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 جولائی 2015ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

اس وقت مَیں تین نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ سب نکاح ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جانبین کو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

پہلا نکاح عزیزہ سعدیہ سمیع بنت مکرم عبد السمیع صاحب (کینیڈا) کا ہے جو عزیزم فداء الحق واقف نو ابن مکرم دبیر الحق صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

سعدیہ خاندانی لحاظ سے مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب سابق ایڈیٹر بدر اور پرنسپل جامعہ احمدیہ کی پڑنواسی ہیں اور فداء الحق مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب مرحوم کے پوتے اور حضرت منشی عبد الحق صاحب اور حکیم جلال الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور نسل میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مدیحہ نسیم احمد بنت مکرم نسیم احمد صاحب لندن کا ہے جو ایم ٹی اے کے کارکن ہیں اور یہ عزیزم بلال احمد خالد واقف نو ابن مکرم محمد عمر خالد صاحب کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

یہ خاندان بھی صحابہ کے خاندان میں سے ہے۔ لڑکی کا خاندان قاضی ضیاء الدین صاحب اور قاضی عبد الرحیم صاحب کی نسل ہے اور بلال احمد خالد بھی حضرت چوہدری محمد خان صاحب صحابی کی نسل میں سے ہیں۔

پس ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف صحابہ کی نسل میں سے ہونا کوئی اعزاز نہیں ہے جب تک خود بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی زندگیاں نہ گزاریں اور اپنی نسلوں کی تربیت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح ہے

Miss Haniah Day daughter of Mr. Adrian Irfan Charles Day. It has been settled with Syed Muhammad Uthmaan Nasser son of Mukaram Syed Muhammad Arif Nasser Sahib at a Haq Mahar of Twenty thousand pounds.

حضور انور نے فریقین میں انگریزی میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

May Allah bless this Nikah in every respect.

اب دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 ؍جون 2017)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ غنیٰ صبحی العجان صاحبہ (1)

مکرمہ غنیٰ صبحی العجان صاحبہ کا تعلق سیریا سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1964ء میں ہوئی۔ انہیں بعض رؤیا اور کشوف کے بعد 2007ء میں امام الزمان علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتی ہیں:

مَیں جب اپنی زندگی پر غور کرتی ہوں تو اس یقین پر قائم ہوجاتی ہوں کہ خدا تعالیٰ خود شروع سے ہی مجھے احمدیت کی جانب کھینچ کر لے آرہا تھا۔ میری زندگی کا ہر مرحلہ گویا احمدیت کی جانب ایک قدم تھا، اس لئے احمدیت کی طرف سفر کی تفصیل میں مجھے اپنے خاندان کے حالات کا بھی کچھ تذکرہ کرنا پڑے گا۔

میری والدہ بہت صابر اور معتدل مزاج خاتون تھیں۔ حالات نے ان کی طبیعت میں بہت ٹھہراؤ پیدا کردیا تھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سے یہ صفات وراثت میں مجھے ملیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کم تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود بھی میں بفضلہٖ تعالیٰ پُراعتماد اور مضبوط شخصیت کی مالک ہوں۔

والدہ صاحبہ کی شخصیت پر حالات نے گہرا اثر چھوڑا تھا۔ ان کی کم عمری میں شادی ہوئی اور محض آٹھ ماہ کے بعد ہی علیحدگی ہوگئی۔ ہمارے معاشرے میں مطلقہ عورت ظلم کا شکار ہے۔ میری والدہ صاحبہ کے ساتھ بھی یہی ظلم روا رکھا گیا اور طلاق کے بعد زبردستی ان کی شادی میرے والد صاحب سے کروادی گئی جبکہ وہ عمر میں میری والدہ سے 40 سال بڑے تھے۔

تقریباً تین سال کے بعد والد صاحب کی وفات ہوگئی جس کے دوسال بعد والدہ صاحبہ کی شادی ایک نہایت نیک، صالح اور اعلیٰ اخلاق کے مالک نوجوان سے ہوگئی جس نے ہمیں اپنے بچوں کی طرح پالا اور کبھی کسی محرومی کا احساس نہیں ہونے دیا، حقیقت یہ ہے کہ میں انہیں ہی اپنا والد سمجھتی تھی۔ پھر ہوش کی عمر کو پہنچ کر مجھے پتہ چلا کہ میرے والد صاحب وفات پاچکے ہیں۔ میری اچھی تربیت میں والدہ کے ساتھ اس مہربان شخص کا بھی بہت ہاتھ ہے۔

آخری زمانے کی خبروں میں دلچسپی

میری والدہ صاحبہ بہت مہمان نواز تھیں جس کی وجہ سے ہمارا گھر مہمانوں سے بھرا رہتا تھا اور جب مہمان آتے تھے تو دینی گھرانہ ہونے کی وجہ سے اکثر دینی امور کے بارہ میں باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ بچپن ہی سے مَیں یہ باتیں سنتی اور غیر محسوس طریق پر بعض باتیں اخذ کرتی رہتی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ میں دس سال کی تھی جب میں نے اپنے نانا جان کی زبانی سنا کہ آخری زمانے میں دجال ظاہر ہوگا اور اسے قتل کرنے کے لئے مسیح موعود کو بھیجا جائے گا۔ یہ بات میرے دماغ میں بچپن ہی سے اٹک کر رہ گئی۔

میری خالائیں بھی علماء کے دروس وغیرہ میں حاضر ہوتی رہتی تھیں اور میں ان سے اکثر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں سنتی تو میرا دل آپؐ کی محبت سے بھر جاتا۔ گو میں نے ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی لیکن مجھے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ کوئی کتاب کوئی رسالہ اور کوئی اخبار مجھے گھر میں نظر آتا تو میں اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھ جاتی۔ بلکہ معمولی جنتریوں اور کیلنڈروں کی بھی تمام عبارتوں کو متعدد بار پڑھنے کے باوجود مطالعہ سے میرا دل نہ بھرتا۔ مطالعہ کی اس عادت نے میری معلومات میں خاطر خواہ اضافہ کیا اور مجھے غیر معمولی اعتماد حاصل ہوا تھا۔

صلح میں پہل کی عادت کے ثمرات

میری شادی ہوئی لیکن خاوند کے ساتھ ذہنی اور فکری ہم آہنگی نہ ہوسکی۔ انہوں نے اور ان کے اہل خاندان نے میرے بچوں اور مجھ پر بہت سے ظلم کئے۔ اس کے باوجود میں نے تیس سال تک صبر کے ساتھ محض لِلّٰہ نباہ کیا۔ باوجود مظلوم ہونے کے مَیں حدیث نبوی پر عمل کرتے ہوئے تین روز سے پہلے خود بڑھ کر معافی مانگ لیتی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ کبھی کبھی میرے شوہر میری صف میں کھڑے ہوکر مجھ پر ہونے والے واضح ظلم کے خلاف آواز اٹھاتے۔ ایک بار میری نند کی زیادتی کی وجہ سے میری اس کے ساتھ لڑائی ہوئی یہانتک کہ ہماری بول چال بند ہوگئی اس جھگڑے میں میرے خاوند نے میرا ساتھ دیا تھا۔ کچھ روز کے بعد میری نند کا خاوند فوت ہوگیا۔ میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ ہمیں اس وقت اس کے ساتھ کھڑے ہونا چاہئے اور ہر بات کو بھلا کر اس کے غم کو بانٹنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ ہم چلے گئے اور میں نے اس سے معافی مانگ کر اسے راضی کرلیا۔ اس روز خدا تعالیٰ نے مجھے ایک خاص خشوع وخضوع کی حالت سے نوازا اور مجھے خدا تعالیٰ سے قربت کا دلنشیں احساس ہونے لگا اور آگے جا کر خدا تعالیٰ کے اس بے پایاں انعام اور اس کے غیر معمولی ثمرات نے میری کایا پلٹ کے رکھ دی۔

’’تؤلِّف ولا تؤلِّفان‘‘ کا مقولہ

سن 2000ء کا رمضان آیا تو مجھے ہمارے معاشرہ میں مشہور ایک مقولہ یاد آگیا۔ ہمارے معاشرے میں دنیا کی عمر کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ ’’تؤلّف ولا تؤلّفان‘‘ نہ جانے اس کی کیا حقیقت ہے اور کیا سیاق ہے جس میں یہ کہا گیا، لیکن عمومی معنی یہی لیا جاتا تھا کہ دنیا ایک ہزار سال تک تو چل سکتی ہے دو ہزار تک نہیں۔ گو بعض لوگ اس کا اطلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے کرتے ہیں اور اس لحاظ سے ابھی دو ہزار سال گزرنے میں بہت وقت ہے۔ اور بعض اس کا معنی کچھ اور ہی کرتے ہیں، لیکن مجھے سن 2000ء کے آنے پر یہ مقولہ یاد آگیا اور میں نے کہا کہ خدایا اب تو اس مقولہ کے مطابق آخری زمانہ آگیا ہے پھر بھی آسمان سے نازل ہونے والا تیرا مسیح نہیں آیا!!

لیلۃ القدر

اس رمضان المبارک میں مَیں نے بہت دعائیں کیں اور 27 رمضان المبارک کو میں نے حسب معمول مسجد میں بستی کی دیگر عورتوں کے ساتھ مل کر باجماعت نمازِ تراویح ادا کی جس کے بعد ہم نے باجماعت صلاۃ التسبیح بھی ادا کی۔ اس وقت مجھ پر کوئی ایسی حالت طاری ہوئی جس میں مجھے محسوس ہوا کہ جیسے سب چلے گئے ہیں اور مَیں مسجد میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ ایسی کیفیت میں جب مَیں قبلہ رُو ہوئی تو خانہ کعبہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا اور یہ دیکھ کر حیران ہوگئی کہ اس وقت دو عظیم الشان نور خانۂ کعبہ کا طواف کررہے تھے۔ میں اپنی قسمت پر ناز کرنے لگ گئی کیونکہ مجھے خانہ کعبہ کی زیارت کا بہت شوق تھا اور میں نے بارہا اپنے خاوند سے اس خواہش کا ذکر بھی کیا تھا۔ میں نے ان دونوروں کے ہمراہ طواف کرنا شروع کردیا۔ اس طواف میں کچھ ایسی لذت اور سکینت تھی جس کو میں الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں لیکن اس پُرکیف منظر کی حلاوت کو آج تک محسوس کرتی ہوں۔

جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنے اور اپنی اولاد کی ہدایت کیلئے دعا کی اور اس کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا۔ جب میں دیگر عورتوں کے ساتھ مسجد سے نکلی تو کسی اور ہی دنیا میں تھی۔ میں نے کسی سے بات نہ کی تا آنکہ سب ایک ایک کرکے اپنے گھر میں داخل ہوگئیں۔ میرا گھر کچھ فاصلے پر واقع تھا، ایک عورت مجھے مخاطب ہوکر کہنے لگی کہ آخر پر تم تو اکیلی رہ جاؤ گی تمہارے ساتھ تمہارے گھر تک کون جائے گا؟ میں نے کہا کہ مجھے تو بالکل ڈر نہیں لگ رہا بلکہ یہی احساس ہے کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ یہ کہتے ہوئے میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو یہ آواز سنی کہ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔ یہ سنتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ یہ رات میرے لئے لیلۃ القدر تھی اور میں نے وہاں موجود عورتوں سے کہا کہ اس رات میں کوئی خوف نہیں کیونکہ یہ مطلع الفجر تک سلام ہی سلام ہے۔

اس واقعہ کے بعد مَیں نے اپنے آپ میں غیر معمولی تبدیلی محسوس کی۔ اب مجھے تلاوت قرآن کریم میں بھی خاص لذت حاصل ہوتی اور نمازوں میں بھی تسکین ملتی۔ میں جب بھی عورتوں سے ملتی تو بے اختیار ہوکر خدا تعالیٰ اور دینی امور کے بارہ میں بات شروع کردیتی یہاں تک کہ عورتیں میری باتیں سن سن کر تنگ پڑنے لگ گئیں، بلکہ بعض نے کہہ بھی دیا کہ تمہیں دینی امور کے علاوہ کسی اور موضوع پر بات کرنی نہیں آتی۔ لیکن میں انہیں یہی جواب دیتی کہ خدا تعالیٰ کے بارہ میں بات کرنے سے زیادہ اچھی اور کیا بات ہوگی۔ کاش میں انہیں بتاسکتی کہ خدا تعالیٰ کی بے پایاں عنایات کی وجہ سے مَیں تو خود کو جنت میں محسوس کرتی تھی۔

تلاشِ حق کا سفر

اسی عرصہ میں ایک روز مَیں اپنی بہن سے ملنے کے لئے گئی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک ایسی جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے جس کا دعویٰ ہے کہ امام مہدی اس میں ظاہر ہوگا۔ میں نے عصمتِ انبیاء کے بارہ میں اس جماعت کی ایک کتاب پڑھی تو وہ مجھے بہت اچھی لگی۔ چنانچہ میں نے بھی اپنی بہن کے ساتھ اس جماعت میں شمولیت اختیار کرلی اور اس جماعت کے عقائد، طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کرنے لگی۔ میں نے امام مہدی کے انتظار میں اس جماعت میں سات سال گزارے جن میں کئی امور کے بارہ میں مجھے ان سے شدید اختلاف تھا لیکن میں نے کبھی ان سے کوئی شکایت نہ کی۔ لیکن جب میں نے اپنا گھر خریدنے کے لئے مختلف سٹیٹ ایجنٹوں سے رابطہ کیا اور کئی دکانوں کے چکر لگائے تو میری بہن نے مجھے بہت برا بھلا کہنے کے بعد کہا کہ تمہارا اس طرح گھر کی تلاش میں مختلف دکانوں پر جانا شریعت کے خلاف ہے۔ نیز یہ کہ عورت کا میراث میں حصہ نہیں ہونا چاہئے تا اسے ایسے چکر لگانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ میری بہن کا شمار اس جماعت کی علماء عورتوں میں ہوتا تھا اس لئے اس کی بات جماعت کی تعلیم اور موقف تھا۔ میں نے اپنی بہن سے کہا کہ تمہاری بات درست نہیں ہے بلکہ ایسا کہنا گناہ ہے۔ میری بہن نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں جس جماعت کو سچا اور حق پر سمجھ کر اس میں شامل ہوئی تھی اس نے شریعت کے نام پر اپنی ہی شریعت بنائی ہوئی ہے۔ یہ لوگ حق پر نہیں ہوسکتے۔ اگر یہ حق پر نہیں تو پھر حق کہاں ہے؟ یہ سوچ کر مَیں نے خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں کرتے ہوئے عرض کی کہ خدایا! اگر یہی تیرا سچا فرقہ ہے تو مجھے اس میں رہنے پر راضی کردے اور اگر یہ بات درست نہیں ہے تو پھر تو خود مجھے بتا کہ آج تیرا صحیح دین کہاں ہے؟ اور آج کس جماعت کو تیری تائید حاصل ہے؟

کئی دن تک یہ دعا کرنے کے بعد ایک روز مجھے ایسے لگا جیسے کوئی عظیم الشان نور میرے جسم میں داخل ہوگیا ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مجھے خدا سے قربت کا احساس ہونے لگا اور میں نے اپنی دعائیں تیز کردیں۔ شدّت بُکاء کی وجہ سے میری آواز حلق میں اٹکی جاتی تھی۔ ایسی حالت میں مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے ساتھ آکر کھڑا ہوگیا ہے اور اس کیفیت میں مجھے یہی محسوس ہوا کہ وہ میرے ساتھ ہمدردی کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے اسے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ لیکن مجھے اس کا کوئی جواب نہ ملا۔

پھر اگلے روز میری بہن کے ساتھ دوبارہ بحث ہوئی اور اس نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی۔ میں بہت روئی یہاں تک کہ میری ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت پھر مجھ پر وہی کیفیت طاری ہوگئی اور میں نے دوبارہ اسی شخص کو اپنے سامنے دیکھا۔ تیسری بار پھر ویسا ہی ہوا تو میں نے باآواز بلند خدا تعالیٰ کے حضور یہ التجا کی کہ خدایا مجھے بتادے کہ یہ ہمدرد شخص کون ہے؟ اور بار بار مجھے کیوں دکھائی دیتا ہے؟

ان دنوں میرا اپنی خالہ کے ہاں بہت زیادہ آنا جانا تھا وہ بھی اسی جماعت میں شامل تھیں جس میں مَیں اور میری بہن نے شمولیت اختیار کی تھی۔ ہم مل بیٹھتے تو اکثر اسی موضوع پر بات ہوتی کہ اب تو مسیح موعود کو آجانا چاہئے۔ ہم اپنی اس جماعت کے اہل علم حضرات سے پوچھتے تو وہ جواب دیتے کہ مسیح دُور افق میں کہیں جلوہ افروز ہے اور کسی وقت بھی آسکتا ہے۔ ہم کہتے کہ آج کل کے دَور میں ٹی وی کے ذریعہ کہیں سے بھی اعلان ہوگا کہ مسیح آگیا ہے اور لوگ اس پر ایمان لانے کے لئے دوڑ پڑیں گے۔ لیکن میری بہن کے بقول ہماری جماعت تو ٹی وی دیکھنا بھی حرام سمجھتی ہے! میں نے اپنی خالہ سے کہا کہ ہمیں ٹی وی دیکھنا چاہئے۔ شاید کسی چینل پر ہمیں اپنی گم گشتہ متاع مل جائے۔ میری خالہ نے کہا کہ ہم ٹی وی کو لاکر دوبارہ گھر میں سیٹ کرلیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر جو ہوتا ہے ہوجائے۔ چنانچہ ہم نے ایسے ہی کیا اور ٹی وی لاکر چلا لیا اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی کہ ہماری جماعت کے مولوی ہمارے بارہ میں کیا فتویٰ دیتے ہیں۔

اسی رات میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا جس نے میری کایا پلٹ دی۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2رجون 2017)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرتؐ نے اپنے جس غلامِ صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرتؐ کی بتائی ہوئی نشانیاں بھی پوری ہو چکی ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 ؍اپریل 2017 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اس وقت جماعت احمدیہ کتنے ممالک میں قائم ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 209 ممالک میں قائم ہے۔

سوال الجزائر میں آج کل احمدیوں کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل الجزائر کے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جج صاحبان اور حکومتی کارندے یہی کہتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا اعلان کر دو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کا دعویٰ جھوٹا ہے اور وہ اسلام مخالف طاقتوں کے ایجنٹ ہیں تو ہم تمہیں بری کر دیتے ہیں ورنہ پھر جیل اور جرمانے کی سزا کیلئے تیار ہو جاؤ۔ انکو پھر جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے اور بڑے بڑے جرمانے بھی کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بھی عطا فرمائے اور ان ظلموں سے بھی بچائے۔

سوال مسلمان ممالک کی اندرونی حالت ایک عقل رکھنے والے کو کس بات پر غور کرنے کیلئے آمادہ کرتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان ممالک کے اندر جو فساد کی حالت ہے، عقل رکھنے والوں کے لئے یہ حالت ہی اس بات کے سوچنے کے لئے کافی ہے ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے اپنے وعدے کے مطابق جس کو بھیجنا تھا اور آنحضرتؐ نے اپنے جس غلامِ صادق کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اسے تلاش کریں جبکہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرتؐ کی بتائی ہوئی نشانیاں بھی پوری ہو چکی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا دعویٰ فرمایا ہے؟

جواب آپؑ نے فرمایا: ”یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے وعدے سچے ہیں۔ اس نے اپنے وعدہ کے موافق دنیا میں ایک نذیر بھیجا ہے۔ دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔“ نیز فرمایا: ”یہ صاف امر ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مامور اور مسیح موعود کے نام سے دنیا میں بھیجا ہے۔ جو لوگ میری مخالفت کرنے والے ہیں وہ میری نہیں، خدا تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہیں۔“

سوال الجزائر کے احمدیوں کی اس فکر کو کہ ملک میں تبلیغ کس طرح ہوگی، اللہ تعالیٰ نے کس طرح دور فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہاں کے احمدی لکھتے ہیں کہ ہم پریشان تھے کہ ملک میں تبلیغ کس طرح ہوگی۔ ان میں یہ جوش اور جذبہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے ذریعہ خود ہی انتظام کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر بعض لوگ منفی اثر لے رہے ہیں تو ایسے بھی ہیں جو جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے متعارف ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جماعت کے خلاف جو ہو رہا ہے وہ غلط ہو رہا ہے۔

سوال احمدیت کے خلاف لکھا جانے والا لٹریچر کیا تحریک پیدا کرتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: مخالفت میں لکھا گیا لٹریچر اور ہمارے خلاف جو لکھا ہوا لٹریچر ہے وہ ہماری کتابیں دیکھنے کی تحریک پیدا کرتا ہے اس طرف توجہ دلاتا ہے۔

سوال حضور انور نے الجزائر کے ایک دوست کے قبول احمدیت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: الجزائر کے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ احمدیت سے تعارف سے بہت پہلے میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چھت والے وسیع و عریض ہال میں بہت سے لوگوں کے ہمراہ ایک لائن میں ہوں جس کے ایک سرے پر دو شخص کھڑے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہماری لائن میں سے ہر ایک اپنی باری پر ان دو اشخاص میں سے دائیں جانب والے شخص کے ساتھ بڑی گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کر کے ہال کے دروازے کی جانب چلا جاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں دور سے یہ منظر دیکھ کر کہتا ہوں کہ لوگ دونوں کی بجائے صرف ایک شخص سے اتنی گرمجوشی سے مصافحہ کیوں کرتے ہیں؟ دونوں سے کیوں نہیں کرتے؟ تو قریب پہنچنے پر میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے ایک شخص سفید داڑھی والا ہے جبکہ اس کے دائیں جانب والا ایک درمیانے قد اور گندمی رنگ کا شخص ہے جس کے سر اور داڑھی کے بال سیاہ ہیں۔ کہتے ہیں جب میری باری آئی تو میں نے سفید داڑھی والے شخص کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس نے مجھے سیاہ داڑھی والے اور گندمی رنگ والے شخص کی طرف اشارہ کیا کہ ان سے سلام کرو تو میں نے نہایت گرمجوشی سے ان کے ساتھ مصافحہ کیا اور کہتے ہیں اس کے ساتھ ہی میرا دل اس شخص کی محبت میں ڈوب گیا۔ وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسا جادو تھا کہ میں آج تک اس مسکراہٹ کو بھلا نہیں سکتا۔ پھر کہتے ہیں جب احمدیت کا تعارف ہوا اور میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو انہی ابتدائی ایام میں ایک روز حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دکھائی گئی پھر کچھ دیر کے بعد میرا خطبہ پیش ہو رہا تھا۔ میری تصویر سامنے آئی تو کہتے ہیں دونوں کو دیکھ کر مجھے اپنی خواب یاد آ گئی۔ خواب میں دکھایا جانے والا سفید داڑھی والا شخص میں تھا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیاہ داڑھی والے تھے جن کو سب لوگ مل رہے تھے اور میں بھی اشارہ کر رہا تھا کہ ان کو ملو۔

سوال گیمبیا کی ایک مخالف خاتون کے قبول احمدیت کا کیا واقعہ حضور انور نے بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گیمبیا کے نیامینی ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں میں ایک خاتون سنتو صاحبہ جماعت کی شدید مخالف تھیں۔ جب بھی ان کے سامنے جماعت کا نام لیا جاتا تو سخت غصہ میں آ جاتیں اور جماعت کے خلاف بڑی سخت زبان استعمال کرتیں اور کہتیں کہ یہ احمدی خود تو دوزخ میں جائیں گے لیکن جو شخص ان کے ساتھ رابطہ رکھے گا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔ موصوفہ کھیتی باڑی کرتی تھیں۔ لیکن گزشتہ دو سال سے ان کی فصل خراب ہو رہی تھی اور ان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کہتے ہیں ہماری ایک احمدی بہن نے ان کو کہا کہ دیکھو جب سے تم جماعت کی مخالفت کر رہی ہو اس وقت سے تمہاری فصل نہیں ہو رہی اس لئے تم جماعت کی مخالفت چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ چنانچہ موصوفہ کو اسی وقت ہی سمجھ آ گئی۔ انہوں نے کہا چلو تجربہ کرتی ہوں۔ وہ اپنی فیملی کے آٹھ افراد کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئیں۔ جماعت میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کئے۔ نہ صرف یہ کہ ان کی فصل بھرپور رنگ میں ہونے لگی بلکہ ان کا ایک جوان بیٹا تھا جو گزشتہ کئی سال سے لاپتا تھا اس کے ساتھ رابطہ ہو گیا جو اٹلی میں تھا۔ اب یہ خاتون ہر کسی کو یہ کہتی ہیں کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مبلغ کی قبولیت دعا کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مبلغ سلسلہ بینن لکھتے ہیں کہ اس سال بارش کے مہینے میں باسیلہ شہر میں شدید طوفانی بارش ہوئی جس کی وجہ سے مشن ہاؤس کی ایک دیوار گر گئی۔ رات کو بھی بارش جاری رہی۔ خطرہ تھا کہ دوسری دیوار بھی گر جائے گی اور کہتے ہیں جماعتی نقصان مشن ہاؤس کا ہو رہا تھا مَیں بڑا پریشان تھا۔ تو مَیں نے دعا کی۔ مجھے خیال آیا کہ اے اللہ اس نقصان کو تُو بیعتوں کے ذریعہ پورا فرما دے اور جماعتی ترقی میں برکت دے۔ کہتے ہیں میں نے ابھی دعا ختم نہیں کی تھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ رات بارہ بجے کا وقت تھا۔ بارش اور بجلی کی شدید کڑک تھی۔ میں نے فون اٹھایا تو ایک شخص بولا جس کا نام محمد تھا۔ وہ گوچا نامی ایک گاؤں سے بات کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ گاؤں والے بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ گاؤں مشن ہاؤس سے 110 کلومیٹر دور تھا۔ کہتے ہیں مَیں ان کے پاس گیا تو وہاں 198 افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

سوال تنزانیہ میں کس طرح نو احمدیوں نے مخالفین کی سازشوں کو ناکام کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ نیانگامارا میں مقامی جماعت کے افراد کے تعاون سے تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں حاضرین کو خلافت کی اہمیت کے حوالے سے بتایا گیا۔ چنانچہ لوگوں کو خلیفہ وقت کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ ایک غیر از جماعت دوست کے گھر ایم ٹی اے لگایا اور لوگوں کو ٹی وی پر خلیفۃ المسیح کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس طرح جماعت کے لئے تبلیغ کا نیا رستہ کھل گیا۔ کہتے ہیں اس سال (2016 میں) ہمارا وفد دوبارہ ان کے ہاں تبلیغ کے لئے گیا تو ایک مولوی نے پروگرام کے دوران فتنہ ڈالنے کی کوشش کی اور ہمیں لگا کہ شاید یہ پروگرام کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ لیکن خدا کی نصرت ایسی ہوئی کہ تبلیغی پروگرام اور سوال و جواب کے بعد مقامی لوگوں میں سے بعض جنہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی ان مولوی صاحب کو کہنے لگے کہ اگر احمدی کافر ہیں تو ہم بھی احمدی ہیں۔ تم اس گاؤں سے نکل جاؤ، احمدی نہیں نکلیں گے۔ چنانچہ مولوی کی اس مخالفت کی وجہ سے لوگوں کا جماعت کی طرف زیادہ رجحان ہوا اور 38 افراد نے احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت پائی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے لیے کس امر کو ضروری قرار دیا تھا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ”اگر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تاہم زمانہ کے حالات پر نظر کر کے مسلمانوں پر واجب تھا کہ وہ دیوانہ وار پھرتے اور تلاش کرتے کہ مسیح اب تک کیوں نہیں کسر صلیب کے لئے آیا۔ اگر مُلّانوں کو بنی نوع انسان کی بھلائی اور بہبودی مدّنظر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتے جیسا ہم سے کر رہے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ انہوں نے ہمارے خلاف فتویٰ لکھ کر کیا بنا لیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مخالفین کی کیا حالت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ لوگ جو ہمارے مخالف ہیں یہ بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں ہماری بات مشرق و مغرب تک پہنچا دیتے ہیں“۔

سوال مخالفین اور علما کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کس بات پر غور کرنا چاہئے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ”یاد رکھو کہ اگر مجھے قبول نہ کرو گے تو پھر تم کبھی بھی آنے والے موعود کو نہیں پاؤ گے۔ میری نصیحت ہے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دو اور خدا ترسی سے ان باتوں پر غور کرو اور تنہائی میں سوچو اور آخر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔“

......☆......☆......☆......

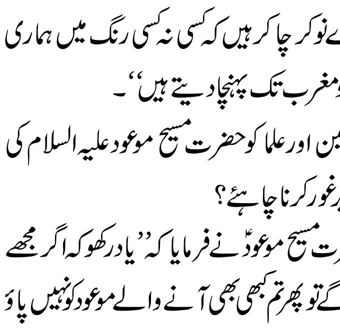

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا، ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا، نہ ہی مسلمانوں نے یا بظاہر مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جسکے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کیلئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت ﷺ کی صداقت کا نشان ہے۔ پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا۔ مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا۔ مذہب نام ہے خدا ترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا۔ مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا۔ مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو۔ اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن احمدیوں میں یہ باتیں ہیں وہ احمدی دوسروں سے مختلف ہیں اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر یہ باتیں پیدا کرے تا کہ جو نیک نامی ہماری غیروں میں ہے وہ قائم رہے اور نہ صرف نیک نامی ہو بلکہ اسکی وجہ سے حقیقی اسلام کا پیغام بھی دنیا میں پھیلے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے تلے آئیں

یہ سچا اخلاق اور صدق ہے جو ایک حقیقی احمدی مسلمان کی پہچان ہونی چاہئے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہم اپنے مذہب کی سچائی دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں

ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہیں ہم نے ہی اس دنیا کو اسلام کے حقیقی نمونے دکھانے ہیں اپنی عملی حالت کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر بتانا ہے کہ اسلام اور مذہب کی حقیقت اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ اسلام صرف فرضی باتیں نہیں کرتا، صرف اخلاق کی باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ سے ملاتا ہے۔ اور یہ وہ انعام ہے جو ایک مومن کو حقیقی رنگ میں مذہب کی پیروی کرنے سے ملتا ہے جو اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے

شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھ کر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں
مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کیلئے دعائیں کریں تا کہ ہر شخص اُس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے
جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے مذہب کی حقیقت، اس کی ضرورت، غرض وغایت
مذہب اسلام کی صداقت اور دیگر مذاہب پر فضیلت اور روحانی زندگی کے حصول اور دنیا کو امّت واحدہ بنانے کیلئے اسلامی تعلیمات کا بصیرت افروز بیان

جلسہ سالانہ جرمنی 2016ء کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب فرمودہ 4؍ستمبر 2016ء بروز اتوار بمقام کالسروئے جرمنی

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ - أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ - صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے۔ اس وجہ سے ایک بہت بڑی تعداد مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے اور ان دُور ہٹنے والوں میں بہت بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے جن کا مذہب عیسائیت تھا۔

ابھی تک یہی کہا جاتا ہے کہ دنیا میں کسی مذہب کے ماننے والوں میں سب سے بڑی تعداد عیسائیوں کی ہے لیکن عملاً مذہب کو نہ ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ عیسائیوں میں سے ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے انکار کرنے والے انہی میں سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔

اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔ عیسائیوں میں تو اکثریت نام کے عیسائی ہیں۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد بہت معمولی ہے۔ لوگوں کے اس رجحان کو دیکھتے ہوئے اور بہت سارے دوسرے ایسے مطالبات جو آزادی دلانے والے اور مذہب کے احکامات کے خلاف ہیں ان کے خلاف بولنے والوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے یہ لوگ اپنی بنیادی تعلیم میں جو پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی مزید تبدیلیاں کرتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر دوسرا بڑا مذہب دنیا میں اسلام ہے اور مسلمان چاہے عملاً اسلام کی تعلیم پر عمل کریں یا نہ کریں لیکن اِلَّا مَاشَاءَ اللہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب ضرور کرتے ہیں۔ اور نہیں تو جمعہ یا عید کی نمازیں ضرور پڑھ لیتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں جہاں سوال آ جائے دینی روایات کا شعائر اللہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا قرآن کریم کا۔ انہی جذبات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے مفاد پرست علماء اور تنظیموں نے مسلمان کہلانے والے ایک طبقے سے غلط کام کروانے شروع کر دیئے۔ انہیں شدت پسند بنا دیا ہے۔ انہیں اپنی حکومتوں کے خلاف غلط رنگ میں ابھار دیا ہے۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ملکوں کے حکمران بھی اس کے ذمہ دار ہیں جن کے غلط

رویّوں اور عوام کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے یہ ردّ عمل ظاہر ہوا ہے۔ لیکن جو عوام کے جذبات سے فائدہ اٹھانے والے ہیں ان کی نیت بھی نیک نہیں ہے۔ وہ بھی اپنے مفادات کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور پھر ان دشمنیوں کو، اپنی طاقت کے اظہار کو انہوں نے اپنے ملکوں سے باہر نکل کر مغربی دنیا میں بھی خودکش حملوں اور ظالمانہ قتل و غارت کے ذریعہ پھیلا دیا ہے جس کی وجہ سے ان ملکوں میں بھی اسلام کے لئے خوف پھیل گیا ہے۔ اور جو مذہب کے مخالف ہیں، جو خدا کے وجود سے انکاری ہیں، ان کی تعداد میں ان کو دیکھتے ہوئے بھی مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں مذہب ہی فساد کی جڑ ہے اور خاص طور پر اسلام نعوذ باللہ اس میں اوّل نمبر پر ہے۔

ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے، اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے، لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا، نہ ہی مسلمانوں نے یا بظاہر مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اوّل نمبر پر مسلمان ہیں اور بدقسمتی سے انہوں نے اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو موقع دے دیا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرنے میں بڑھتے چلے جائیں۔

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔

میں نے کل یہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے سیشن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں کچھ بتایا تھا تو اس کے بعد اکثر لوگ جن میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور پڑھے لکھے لوگ اور مختلف طبقوں کے لوگ شامل ہیں انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آج یہ باتیں سن کر ہمارا اسلام کے بارے میں جو تصور قائم ہوا ہوا تھا وہ یکسر بدل گیا۔ اب ہمیں پتا چلا ہے کہ اسلام کے خلاف بولنے والے جو کہتے ہیں اور اسلام کی جو تصویر میڈیا پیش کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ہمیں آج یہاں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے سننے کو ملی۔ بلکہ ایک شخص نے تو یہ بھی کہا کہ میں عیسائی تھا لیکن میرا مذہب مجھے تسلی نہیں دے سکا اور اب میں دہریہ ہو چکا ہوں۔ لیکن آج یہاں آپ کے خلیفہ نے جو باتیں کی ہیں اور یہ مَیں نے سنی ہیں اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مذہب اسلام بالکل مختلف ہے۔ پہلے تو میں عیسائی تھا اور یہ مذہب چھوڑا تھا۔ اسلام کو تو میڈیا نے اس طرح بتایا ہوا تھا کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ غور کروں۔ لیکن جب میں نے یہ باتیں سنی ہیں تو میرے نظریات بالکل مختلف ہو گئے ہیں اس سے جو ہمیں بتایا جاتا ہے۔ اور کہنے لگا کہ اگر کبھی میں مذہب کی طرف آیا تو احمدی مسلمان بنوں گا۔

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کے لئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا۔ اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں جو مسلمانوں کے بگڑنے کا زمانہ آئے گا اس زمانے میں مذہب کی حقیقت بتانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلامِ صادق مبعوث ہوگا جو دونوں طرف کے لوگوں کے اعتراضات دُور کرے گا اور رہنمائی کرے گا۔ جو دنیا کو بتائے گا کہ مذہب دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ مذہب کا تو کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کے بندوں سے شفقت کی جائے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا پرچار کرتا ہے۔ اور اگر قرآن کریم اور احادیث کو دیکھیں تو یہی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہمیں نظر آتا ہے۔

پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ مذہب سے اگر صحیح طور پر فائدہ اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھو کہ مذہب ہے کیا۔ پھر اس بات کا ادراک حاصل کرو کہ مذہب کی ضرورت کیوں ہے۔ پھر ہمیں بتایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو یہ علم بھی حاصل کرو کہ اسلام کی صداقت باقی مذاہب پر کیا ہے۔ اگر اسلام کی صداقت پر یقین پیدا کر لو تو پھر اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرو جو اسلام اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے۔ اور اس بات کی بھی سمجھ ہونی چاہئے کہ اسلام صرف اپنے ماننے والوں سے مطالبے نہیں کرتا بلکہ دیتا بھی ہے اور اگر دیتا ہے تو کیا دیتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ زندگی بخشنے کا مقصد اسلام کس طرح پورا کر رہا ہے۔ روحانی زندگی کس طرح ہمیں حاصل ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعہ کس طرح دنیا کو اُمّتِ واحدہ بنانا چاہتا ہے۔

یہ تمام باتیں اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ مذہب کیا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور اس کا ایک قانون ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مذہب کہتے ہیں۔ اور یہ مذہب ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتا رہا اور پھر ناپدید ہوتا رہا اور پھر پیدا ہوتا رہا۔ مثلاً جیسا کہ تم گیہوں وغیرہ اناج کی قسموں کو دیکھتے ہو کہ وہ کیسے معدوم کے قریب ہو کر پھر ہمیشہ از سرِ نَو پیدا ہوتے ہیں‘‘۔ بیج ڈالا جاتا ہے، زمین میں بیج پڑتا ہے، ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس بیج سے پودا نکلتا ہے پھر وہی دانہ بن جاتا ہے اور سینکڑوں دانوں میں بن جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’اور بایں ہمہ وہ قدیم بھی ہیں ان کو نَو پیدا نہیں کہہ سکتے۔ یہی حال سچے مذہب کا ہے کہ وہ قدیم بھی ہوتا ہے اور اس کے اصولوں میں کوئی بناوٹ اور حدوث کی بات نہیں ہوتی اور پھر ہمیشہ نیا بھی کیا جاتا ہے۔‘‘ (البلاغ فریادِ درد، رخ، جلد 13، صفحہ 397)

یعنی آپ نے بیان فرمایا کہ تمام انبیاء ایک قسم کی تعلیم لاتے ہیں۔ ایک ہی قسم کی تعلیم ہوتی ہے جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرو اور اس کے بندوں سے شفقت کی تعلیم۔ یہی سب انبیاء بیان کرتے رہے۔ حضرت نوح بھی، حضرت ابراہیم بھی، حضرت موسیٰ بھی، حضرت عیسیٰ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ لیکن جب سب دین بگڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر ایک کامل دین ہوا۔ تعلیم وہی تھی جس کو نئے سرے سے اور زیادہ نکھار کر پیش کیا گیا جس نے پھر ان بگڑے ہوئے دینوں کی اصلاح کر دی اور اس زمانے میں پھر آپ کے غلام کو بھیجا جو تجدید دین کر رہا ہے، اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو مذہب کا ہے جو خدا تعالیٰ کا قانون ہے جسے خدا زمین میں پھیلانا چاہتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کو تم نے کس طرح سمجھنا ہے کہ یہ کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’مذہب کی جڑھ خداشناسی اور معرفتِ نعماء الٰہی ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمالِ صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس و پاکیزگی کا مثمر ہے۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن، جلد 2، صفحہ 281)

پس فرمایا اگر یہ باتیں حاصل ہو جائیں یا اس کو سمجھ آ جائیں کہ یہ کیا ہیں تو مذہب کی بھی سمجھ آ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنی ضروری ہے۔ اس کوشش میں رہو کہ اللہ کیا ہے۔ اس کو پہچانو۔ اس کی جو نعمتیں ہیں ان کی معرفت حاصل کرنی ہے۔ ان پہ غور کرنا ہے۔ اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ ہیں۔ ان کو اس پودے کو پھیلانے کے لئے، پھولنے کے لئے اعمال صالحہ پیدا کرنے پڑیں گے تب اس کو وہ شاخیں لگیں گی اور پھر اس پر پھول لگیں گے۔ جو اعلیٰ اخلاق ہیں وہ اس کے پھول ہیں۔ اور جو روحانی برکات حاصل ہوں گی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پھر ایک خاص مقام حاصل ہوگا وہ اس کا پھل ہے۔ اس کی برکات پھر تمہیں ملیں گی۔ اور یہ ایسی باریک اور گہری محبت ہے جو بندے اور خدا میں پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن یہ پھل حاصل کرنے کے لئے، اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ نے فرمایا کہ روحانی تقدس اور پاکیزگی حاصل ہو گی تو تبھی تمہیں یہ پھل ملیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نہایت درجہ قدوس ہے۔ وہ اپنی تقدیس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا اور چونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس واسطے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلے جن میں اس کی ہلاکت ہو۔ پس یہ اس کے جذبات ہیں جن کی بناء پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 427، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ تو مذہب کو بھیج کر انسانوں کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے نہ کہ فتنہ وفساد میں ڈالنا۔ جن کا تعلق حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ سے ہے وہ فتنہ وفساد کے قریب بھی نہیں جاتے۔ جب اس بات کی سمجھ آ جائے تو پھر انسان یہ سوال نہیں اٹھاتا کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے بلکہ وہ مذہب کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رہے کہ محض خشک جھگڑے اور سبّ و شتم اور سخت گوئی اور بدزبانی جو نفسانیت کی بنا پر مذہب کے نام پر ظاہر کی جاتی ہے اور اپنی اندرونی بدکاریوں کو دُور نہیں کیا جاتا اور اس محبوب حقیقی سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا اور ایک فریق دوسرے فریق پر نہ انسانیت سے بلکہ کتوں کی طرح حملہ کرتا ہے اور مذہبی حمایت کی اوٹ میں ہر ایک قسم کی نفسانی بدذاتی دکھلاتا ہے کہ یہ گندہ طریق جو سراسر استخوان ہے اس لائق نہیں کہ اس کا نام مذہب رکھا جائے۔‘‘

کہتے ہیں مذہب جھگڑے پیدا کرتا ہے، فساد پیدا کرتا ہے۔ فرمایا کہ جھگڑے جو ہیں، گالی گلوچ جو ہے، ایک دوسرے پر بدزبانی کرنا جو ہے، یہ سب نفسانیت کی بناء پر ہیں مذہب کی بناء پر نہیں ہیں۔ یہ تو تمہاری اندرونی دل کی جو حالت ہے اس کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ تمہارا اپنے اس محبوب سے، اس خدا سے سچا تعلق نہیں ہے۔ اور اگر سچا تعلق ہے تو کتّوں کی طرح ایک دوسروں پے حملہ نہ کرو، ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو، بلاوجہ انسانوں کو معصوم جانوں کو مار و نہ معصوموں کی جانیں نہ لو۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’افسوس ایسے لوگ نہیں جانتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل اور بڑا مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ اندھے اور ناپاک فطرت رہ کر صرف متعصّبانہ جذبات کا نام مذہب رکھتے ہیں‘‘۔ اپنے ذاتی جذبات ہوتے ہیں، مفادات ہوتے ہیں اور مذہب کا نام رکھ دیتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آجکل مسلمانوں میں سے بعض لیڈروں کی، علماء کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ ’’اور ایسے فرضی خدا کی حمایت میں دنیا میں بداخلاقی دکھلاتے اور زبان درازیاں کرتے ہیں جس کے وجود کا اُن کے پاس کچھ بھی ثبوت نہیں۔‘‘ جس میں مسلمان بھی شامل ہیں اور غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

’’وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے سے چل رہا ہے۔ سہارا الگ ہوا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصّب اور حقیقی خدا ترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی جو افضل الخصائل ہے بالکل اُن کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اگر ایسے شخص کا اُن سے مقابلہ پڑے جو ان کے مذہب اور عقیدے کا مخالف ہو تو فقط اسی قدر مخالفت کو دل میں رکھ کر اس کی جان اور مال اور عزت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے متعلق کسی غیر قوم کے شخص کا کام پڑ جائے تو انصاف اور خدا ترسی کو ہاتھ سے دے کر چاہتے ہیں کہ اس کو بالکل نابود کر دیں‘‘۔ انصاف ہی کوئی نہیں رہتا۔ غیروں کے ساتھ واسطہ پڑ جائے تو چاہتے ہیں ان کو ختم ہی کر دیں۔ یہ حال ہم آجکل علماء کا بھی دیکھتے ہیں۔ غیروں کی بات تو الگ رہی، مسلمانوں میں یہ حالت ہے۔ ’’اور وہ رحم اور انصاف اور ہمدردی جو انسانی فطرت کی اعلیٰ فضیلت ہے بالکل ان کے طبائع سے مفقود ہو جاتی ہے اور تعصب کے جوش سے ایک ناپاک درندگی ان کے اندر سما جاتی ہے اور نہیں جانتے کہ اصل غرض مذہب سے کیا ہے۔ اصل بدخواہ مذہب اور قوم کے وہی بدکردار لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت اور سچی معرفت اور سچی پاکیزگی کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور صرف نفسانی جوشوں کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ تمام وقت فضول لڑائی جھگڑوں اور گندی باتوں میں صَرف کرتے ہیں اور جو وقت خدا کے ساتھ خلوت میں خرچ کرنا چاہئے وہ خواب میں بھی ان کو میسّر نہیں ہوتا۔‘‘

(نصرۃ الحق، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 28 تا 29)

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا۔ مذہب نام ہے اعلیٰ

اخلاق کا۔ مذہب نام ہے خدا ترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا۔ مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا۔ مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو۔ اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جن احمدیوں میں یہ باتیں ہیں وہ احمدی دوسروں سے مختلف ہیں۔ اور یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ اپنے اندر یہ باتیں پیدا کرے تا کہ جو نیک نامی ہماری غیروں میں ہے وہ قائم رہے اور نہ صرف نیک نامی ہو بلکہ اس کی وجہ سے حقیقی اسلام کا پیغام بھی دنیا میں پھیلے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے تلے آئیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ مذہب یہ چیزیں دیتا ہے۔ لیکن اس بات کی دلیل کیا ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیمانہ بیان فرمایا کہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس تعلق کے نتیجہ میں نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ نہیں، تمہاری دعائیں قبول ہوتی ہیں کہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اب بھی اسلام میں صاحبِ خوارق اور نشان موجود ہیں اور دوسری قوموں میں موجود نہیں۔ ذرہ سوچیں کہ یہ تمام کارروائی اسلام کے لئے تھی یا کسی اور مطلب کے لئے۔'' فرمایا کہ ''اب اسلام میرے ظہور کے بعد اس بلندی کے مینار پر ہے کہ جس کے مقابل پر تمام ملّتیں نشیب میں پڑی ہیں۔ کیونکہ زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جو اپنے ساتھ تازہ بتازہ نشان رکھتا ہے۔ وہ مذہب نہیں بلکہ پرانے قصوں کا مجموعہ ہے جس کے ساتھ زندہ نشان نہیں ہیں۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 371)

آپ کے بیشمار نشانات ہیں۔ انکو بیان کیا جائے۔ آپ نے کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ میرے ظہور کے بعد تو مذہب ان نشانات کی وجہ سے ایک بلندی کے مینار پر پہنچ گیا ہے اور ہم روز جماعت احمدیہ کے نشانات دیکھتے ہیں۔ اور اس بلندی کے مینار پر پہنچنے کے لئے ہمیں بھی اپنے معیار اعلیٰ کرنے پڑیں گے۔ ہمیں بھی مذہب کی اس تعریف کے نیچے آنا ہو گا جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یا آپ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ اسلام اور احمدیت کی صداقت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس زمانے میں دنیا پر واضح ہو رہی ہے اور ہونی تھی اس میں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد فرماتا ہے۔ ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔

مالی میں جو ایک دور دراز افریقہ کا ملک ہے، وہاں کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے احمدیہ مشن ہاؤس فون کیا اور کہا کہ آج سے میں احمدی ہوتا ہوں۔ جب ان سے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو بتانے لگے کہ مسلمانوں کی موجودہ صورتحال دیکھ کر میرا کسی بھی فرقہ میں شامل ہونے کا دل نہیں کرتا۔ میں قرآن کریم اور حدیث کی کتابیں پڑھ کر اس پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن میرے دل میں ہمیشہ یہ بات رہتی تھی کہ خدا تعالیٰ اس دین کو اس حالت پر نہیں چھوڑے گا اور مہدی کا ظہور ہو گا۔ میں سمجھتا تھا کہ یہی وقت تو مہدی کے ظاہر ہونے کا ہے اور اس کے لئے دعا بھی کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ کل رات جب میں دعا کرنے کے بعد سویا تو خواب میں دیکھا کہ چاند آسمان سے علیحدہ ہوا ہے اور زمین کی طرف آ رہا ہے اور چاند قریب آتے آتے میرے ہاتھ پر آ گیا جس میں سے آواز آ رہی تھی کہ مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور وہ پکار پکار کر لوگوں کو بلا رہا ہے۔ پس اس خواب کے بعد مجھے پتا چلا کہ آج مہدی کا دعویٰ کرنے والا صرف ایک ہی شخص ہے اس لئے آپ میری بیعت لے لیں۔

اس طرح کے سینکڑوں واقعات میرے پاس موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہمیں احمدی ہونے کی توفیق عطا فرمائی یا ہمیں احمدی گھروں میں پیدا کیا کہ ہم پیدائشی احمدی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا کیا ہے؟ صرف اتنا ہی کافی ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم حقیقی مسلمان بنو۔ اور حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں احمدی ہونے کے بعد کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ابراہیم بنو۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔ تم ان راہوں سے آؤ۔ بیشک وہ تنگ راہیں ہیں لیکن ان سے داخل ہو کر راحت اور آرام ملتا ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ اس دروازہ سے بالکل ہلکے ہو کر گزرنا پڑے گا۔ اگر بہت بڑی گٹھڑی سر پر ہو تو مشکل ہے''۔ اور گٹھڑی ایک عام آدمی کے سر پر کیا ہوتی ہے؟ اَناؤں کی گٹھڑی، گناہوں کی گٹھڑی، تکبر کی گٹھڑی، بداخلاقیوں کی گٹھڑی۔ اور بے تحاشا بداخلاقیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حق نہ ادا کرنے کی گٹھڑی، اس کے بندوں کے حقوق نہ ادا کرنے کی گٹھڑی۔ ان کو پھینکنا پڑے گا پھر اس سے گزر ہو گا۔ فرمایا کہ ''اگر گزرنا چاہتے ہو تو اس گٹھڑی کو جو دنیا کے تعلقات اور دنیا کو دین پر مقدم کرنے کی گٹھڑی ہے پھینک دو۔ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھینک دے۔ تم یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم میں وفاداری اور اخلاص نہ ہو تو تم جھوٹے ٹھہرو گے اور خدا تعالیٰ کے حضور راستباز نہیں بن سکتے۔ ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہو گا جو وفاداری کو چھوڑ کر غداری کی راہ اختیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔'' (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 189 تا 190، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ سچا اخلاق اور صدق ہے جو ایک حقیقی احمدی مسلمان کی پہچان ہونی چاہئے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ہم اپنے مذہب کی سچائی دنیا پر ظاہر کر سکتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ ایک حقیقی مسلمان کیسا ہونا چاہئے اور آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچّا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اِسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرُونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں''۔ سب کوششیں، سب دعاؤں کا محور اللہ تعالیٰ ہو۔ ظاہری کوششیں کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لیکن ایمان اور یقین اللہ تعالیٰ پے اس قدر ہو کہ جو کام کرنا ہے وہ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے کسی شخص نے نہیں کرنا۔ فرمایا کہ ''جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے'' اسی طرح تمہیں ہونا چاہئے۔ ''پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت وسکون کو اسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (الانعام:80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لا ریب وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔''

(الحکم 12 /اپریل 1899ء، جلد 3، نمبر 13 صفحہ 6)
(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 166، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں''۔ ہمیں محنت کرنی پڑے گی۔ ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے پڑیں گے۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھانا پڑے گا۔ ہمیں اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی۔ اور فرمایا ''اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لیے ساری ذلّتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔''

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10 تا 12)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے ہیں ہم نے ہی اس دنیا کو اسلام کے حقیقی نمونے دکھانے ہیں۔ اپنی عملی حالت کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھال کر بتانا ہے کہ اسلام اور مذہب کی حقیقت اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر ہو گی۔ اسلام صرف فرضی باتیں نہیں کرتا، صرف اخلاق کی باتیں نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ سے ملاتا ہے۔ اور یہ وہ انعام ہے جو ایک مومن کو حقیقی رنگ میں مذہب کی پیروی کرنے سے ملتا ہے جو اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدائے تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دنیا کی نظر سے ہزاروں پَردوں میں ہے اس کی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدائے تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے''۔

یہ وہ اہم چیزیں ہیں جن کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ گھروں کے فرائض سے لے کر، معاشروں کے فرائض سے لے کر تمام انسانیت کے حقوق ہم نے ادا کرنے ہیں اور اپنے فرض سمجھ کر ادا کرنے ہیں یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے۔

فرمایا: ''اور اس میں ایک برکت اور قوتِ جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دمبدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے۔ اور قرآن شریف پر سچا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُرحکمت عالَم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے'' اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ ہونا چاہئے، عقلی دلیل نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اس بات پر یقین کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہے۔ فرمایا کہ ''اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں اور نہ صرف اِس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدتِ الٰہی کی عظمت ایسی اس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشئے اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔''

(نصرۃ الحق، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 25 تا 26)

ہمارے ایمان میں بڑھے ہوئے لوگ دنیا میں ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں۔ ایک رپورٹ گزشتہ دنوں میں تھی کہ ایک جگہ افریقہ کے ایک ملک میں ایک شخص کو وہاں کے چیف نے کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو ورنہ میں تمہیں گاؤں سے نکال دوں گا، اپنے قصبہ سے نکال دوں گا۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تم نکال دو۔ تمہیں ظاہری طاقت ہے لیکن میرا خدا بھی

ارشاد حضرت امیر المومنین
''مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 /مارچ 2017)
طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین
''زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 /مارچ 2017)
طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ہے۔ میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ تمہارے سے اوپر بھی ایک ہستی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کا رعب اس چیف پر ایسا ڈالا کہ اس نے فوراً کہہ دیا کہ نہیں، تمہیں کوئی نہیں نکالتا۔ تم نے جو کرنا ہے کرو اور یہاں احمدیت کی تبلیغ بھی کرو۔ تو یہ نمونے ہمیں نظر آتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ذات کا یہ ادراک پیدا کرنے اور اس سے تعلق جوڑنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کی ذات پر ہمیں یقین ہونا چاہئے کہ وہ سب طاقتوں کا مالک ہے حتی کہ ہم دنیا کو بتا سکیں کہ تم کہتے ہو کہ مذہب تمہیں کیا دیتا ہے؟ ہمارے مذہب نے تو ہمیں ہمارے پیدا کرنے والے سے ملا دیا ہے اور اس کے ساتھ ایک خاص تعلق سے ہمیں جوڑ دیا ہے۔

پھر مذہب کس طرح زندگی بخشتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس کو کس طرح پورا فرمایا؟ اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے، نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔''

پس توحید کا یہ دائمی پودا لگانے کا آپ کے سپرد کام ہے۔ مخلوق کی ہمدردی کا آپ کے سپرد کام ہے۔ اللہ سے جو دوری پیدا ہوگئی ہے اس سے قریبی تعلق پیدا کرنے کا جو آپ کے ذمہ کام ہے ہم ماننے والوں کا بھی یہ کام ہے کہ اس میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اور پوری کوششوں کے ساتھ، پوری طاقتوں کے ساتھ اس طرف بڑھنے کی کوشش کریں اور یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی کے دلدادہ تھے اب ان کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں کو ان میں سے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں۔ اور گو وہ لوگ ابھی روحانیت سے بے خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ رسوم اور بدعات اور شرک کی رسیاں انہوں نے اپنے گلے پر سے اتار دی ہیں اور توحید کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہوگئے ہیں''۔ توحید کے دروازے پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ قریب ہیں کہ توحید میں داخل ہو جائیں، توحید کو مان لیں۔ فرماتے ہیں کہ ''مَیں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایتِ الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔''

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180 تا 181)

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بیشمار ملکوں میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو کھڑا کر رہا ہے اور اس طرف متوجہ کر رہا ہے کہ وہ اس توحید کے پیغام کو سمجھیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو سمجھیں اور آپ کے پیغام کو قبول کریں، صحیح اسلام کو مانیں۔ اور کئی ایسے ہیں جو یہ لکھتے ہیں کہ ہم بت پرست تھے لیکن آج سے ہم بتوں کو چھوڑ کر ایک واحد و یگانہ خدا پر ایمان لانے والے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان سے وہ شفقت کا سلوک فرماتا ہے کہ ان کو اپنی ہستی کا یقین اس طرح دلا دیتا ہے کہ انکی دعائیں قبول ہو رہی ہیں اور ایک نیا ایمان اور اللہ تعالیٰ کی توحید کا ایک نیا ادراک ان میں پیدا ہو رہا ہے۔ پس یہ کوئی قصے کہانیاں نہیں ہیں بلکہ لاکھوں لوگ ہر سال جو احمدیت میں داخل ہوتے ہیں اس بات کا ثبوت ہیں۔

دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ اختلافات ختم ہوں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا انتظام فرمایا ہے۔ وہ خدا جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بھی تعلق قائم ہو اور بندے بھی ایک دوسرے کے ساتھ شفقت اور محبت سے رہیں اس بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں وحدت ہے ایسا ہی وہ نوع انسان میں بھی جو ہمیشہ کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں وحدت کو ہی چاہتا ہے'' انسان جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک عاجز بندہ بن کر رہے اور وہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب اس کا وحدت پہ یقین ہو۔ ایک وحدت کی لڑی میں پرویا جائے اور فرمایا کہ ''اور درمیانی تفرقہ قوموں کا جو بباعث کثرت نسل انسان نوع انسان میں پیدا ہوا وہ بھی دراصل کامل وحدت پیدا کرنے کے لئے ایک تمہید تھی۔'' جو مختلف قومیں ہیں، ان میں فرق ہے، مختلف قسم کی نسلیں ہیں جو انسانوں میں پائی جاتی ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک وحدت پیدا کرنے کی تمہید تھی۔ ''کیونکہ خدا نے یہی چاہا کہ پہلے نوع انسان میں وحدت کے مختلف حصے قائم کر کے پھر ایک کامل وحدت کے دائرہ کے اندر سب کو لے آوے۔ سو خدا نے قوموں کے جدا جدا گروہ مقرر کئے اور ہر ایک قوم میں ایک وحدت پیدا کی اور اس میں یہ حکمت تھی کہ تا قوموں کے تعارف میں سہولت اور آسانی پیدا ہو اور ان کے باہمی تعلقات پیدا ہونے میں کچھ دقّت نہ ہو اور پھر جب قوموں کے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تعارف پیدا ہو گیا۔'' پہلے چھوٹے قبائل تھے، قبائل کا تعارف، خاندانوں کا تعارف، پھر ملکوں کا تعارف۔ فرمایا کہ جب تعارف پیدا ہو گیا۔ ''تو پھر خدا نے چاہا کہ سب قوموں کو ایک قوم بناوے۔ جیسے مثلاً ایک شخص باغ لگاتا ہے اور باغ کے مختلف بوٹوں کو مختلف تختوں پر تقسیم کرتا ہے اور پھر اس کے بعد تمام باغ کے اردگرد دیوار کھینچ کر سب درختوں کو ایک ہی دائرہ کے اندر کر لیتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف نے اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ آیت ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ (الانبیاء:93) یعنی اے دنیا کے مختلف حصوں کے نبیو! یہ مسلمان جو مختلف قوموں میں سے اس دنیا میں اکٹھے ہوئے ہیں یہ تم سب کی ایک امّت ہے۔'' یہاں اشارہ ہے نبیوں کو کہ نبیوں کی جو امتیں بنی تھیں ان کو اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ یہ جو تمہاری اُمّتیں جمع ہوئی ہیں یہ اس لئے کہ تم سب کی ایک اُمّت ہے۔ ''جو سب پر ایمان لاتے ہیں اور میں تمہارا خدا ہوں۔ سو تم سب مل کر میری ہی عبادت کرو......'' تمام پہلے نبیوں کی اُمّتیں تھیں پھر ان کو اسلام کے اوپر اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس تدریجی وحدت کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر ایک محلہ کے لوگ اپنی اپنی محلہ کی مسجدوں میں پانچ وقت جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ تمام شہر کے لوگ ساتویں دن شہر کی جامع مسجد میں جمع ہوں۔ یعنی ایسی وسیع مسجد میں جس میں سب کی گنجائش ہو سکے۔ اور پھر حکم دیا کہ سال کے بعد عید گاہ میں تمام شہر کے لوگ اور نیز گردونواح دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہوں۔ اور پھر حکم دیا کہ عمر بھر میں ایک دفعہ تمام دنیا ایک جگہ جمع ہو یعنی مکّہ معظّمہ میں۔ سو جیسے خدا نے آہستہ آہستہ اُمّت کے اجتماع کو حج کے موقع پر کمال تک پہنچایا۔ اوّل چھوٹے چھوٹے موقعے اجتماع کے مقرر کئے اور بعد میں تمام دنیا کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع دیا۔ سو یہی سنّت اللہ الہامی کتابوں میں ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نوع انسان کی وحدت کا دائرہ کمال تک پہنچا دے۔ اوّل تھوڑے تھوڑے ملکوں کے حصوں میں وحدت پیدا کرے اور پھر آخر میں حج کے اجتماع کی طرح سب کو ایک جگہ جمع کر دیوے جیسا کہ اس کا وعدہ قرآن شریف میں ہے کہ وَنُفِخَ فِي الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا (الکھف:100) یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دے گا جیسا کہ وہ ابتدا میں ایک مذہب پر جمع تھے تا کہ اوّل اور آخر میں مناسبت پیدا ہو جائے۔ غرض پہلے نوع انسان صرف ایک قوم کی طرح تھی اور پھر وہ تمام زمین پر پھیل گئے تو خدا نے ان کے سہولت تعارف کے لئے ان کو قوموں پر منقسم کر دیا اور ہر ایک قوم کے لئے ان کے مناسب حال ایک مذہب مقرر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰى وَجَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ (الحجرات:14) اور پھر فرماتا ہے لِكُلٍّ جَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ شِرۡعَةً وَّمِنۡهَاجًا ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ لِّيَبۡلُوَكُمۡ فِىۡ مَاۤ اٰتٰٮكُمۡ فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرٰتِ ؕ (المائدۃ:49) اے لوگو! ہم نے مرد اور عورت سے تمہیں پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہارے کنبے اور قبیلے مقرر کئے۔ یہ اس لئے کیا تا تم میں باہم تعارف پیدا ہو۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہم نے ایک مشرب اور مذہب مقرر کیا تا ہم مختلف فطرتوں کے جوہر بذریعہ اپنی مختلف ہدایتوں کے ظاہر کر دیں۔ پس تم اے مسلمانو! تمام بھلائیوں کو دوڑ کر لو کیونکہ تم تمام قوموں کا مجموعہ ہو۔'' مسلمان تمام قوموں کا مجموعہ ہیں ''اور تمام فطرتیں تمہارے اندر ہیں۔'' غرض تمام پچھلے انبیاء کی جتنی قومیں ہیں ان سب نے اسلام میں اکٹھا ہونا ہے اس لئے تمام قسم کی فطرتیں بھی اندر آ گئی ہیں اور تمام قوموں کا اور تمام مذاہب کا مجموعہ بھی اسلام بن گیا ہے۔ فرمایا ''غرض مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر خدا نے نوع انسان کو کئی قوموں پر منقسم کر دیا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 144 تا 146)

پس آج اس بات کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے تا کہ ہم دنیا کو مذہب کی ضرورت اور اہمیت بتا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کے خوبصورت پیغام کو اپنے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی پھیلا سکیں اور دنیا سے فساد دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور شیطان کے پنجے سے دنیا کو نکالیں جس میں یہ دن بدن گرفتار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھ کر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں۔ مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کے لئے دعائیں کریں تا کہ ہر شخص اُس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں۔ جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 3و10 / مارچ 2017)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس خاص طور پر مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے اور ان میں جن شرور کا ذکر ہوا ہے خاص طور پر ان سے بچنے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کرنی چاہئے

مسلمان دنیا میں جو آجکل ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے صرف مسلمان آپس میں نہیں لڑ رہے بلکہ اسلام مخالف طاقتیں ہیں جو بڑے طریقے اور دجل سے ان ملکوں میں فساد پیدا کر رہی ہیں

دجال کی شیطانی چالوں اور فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے احباب جماعت کو بالخصوص اور مسلمانوں کو بالعموم ان سے بچنے کی طرف رہنمائی اور دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت ۔ عالم اسلام، اُمّت مسلمہ، افراد جماعت اور تمام بنی نوع انسان کے لئے دعاؤں کی دلگداز تحریک

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

برطانیہ میں رمضان المبارک کے آخری روز امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا
قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی لطیف تفسیر پر مشتمل درس ۔ فرمودہ مورخہ 06 ؍جولائی 2016ء بمطابق 06 ؍وفا 1395 ہجری شمسی ، 30 ؍رمضان 1437 ہجری قمری بمقام مسجد فضل لندن

دوسری و آخری قسط

پھر آخری سورۃ جو ہے سورۃ الناس ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے، بِن مانگے دینے والا ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ تُو کہہ دے کہ مَیں انسانوں کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مَلِکِ النَّاسِ انسانوں کے بادشاہ کی۔ اِلٰہِ النَّاسِ انسانوں کے معبود کی۔ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ خواہ وہ جنّوں میں سے ہو یعنی بڑے لوگوں میں سے یا عوام الناس میں سے۔

اس سورۃ میں ان شرور سے بچنے کا روحانی علاج بتایا گیا ہے کہ اپنے معبود حقیقی کو پہچانو گے تو ان شرور سے بچتے رہو گے جو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے شر ہیں۔

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس خاص طور پر مسیح موعود کے زمانے سے تعلق رکھنے والی ہیں اس لئے ہر احمدی کو انہیں پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے اور ان میں جن شرور کا ذکر ہوا ہے خاص طور پر ان سے بچنے کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے اور کوشش بھی کرنی چاہئے۔

سورۃ الناس میں اللہ تعالیٰ کی تین اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی گئی ہے یعنی رَبِّ النَّاس کی۔ مَلِکِ النَّاس کہ بادشاہ ہے لوگوں کا۔ اِلٰہِ النَّاس۔ جو معبود ہے لوگوں کا۔ اور بتایا گیا ہے کہ جب بڑے منصوبہ بندیاں کرنے والے اور ہوشیار حاسد پیدا ہوں گے تو ان کا مقابلہ روحانی طاقت سے ہی ہو سکے گا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے ربّ الناس کی پناہ میں آؤ جو تمہارا بھی ربّ ہے اور ہر ایک کا ربّ ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ کوئی دنیاوی وسیلہ تمہاری پرورش کا سامان کرتا ہے یا تمہاری دنیاوی ترقیات دنیا والوں کو اپنا ربّ ماننے سے ہوں گی۔ یعنی جو حقیقی ربّ ہے اس کو ربّ بناؤ جس سے روحانیت بھی ترقی کرے اور اللہ تعالیٰ پھر دنیاوی انعامات بھی دیتا ہے۔ اس مَلِک کی پناہ میں آؤ جو تمہارا بھی بادشاہ ہے اور ہر ایک کا بادشاہ ہے۔ اس کی بادشاہی ہر ایک پر حاوی ہے۔ اس لئے بڑی طاقتوں کی بادشاہی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس معبود کی پناہ میں آؤ جو تمہارا معبود ہے اور حقیقی معبود ہے اور اس حقیقی معبود کے علاوہ کوئی غیر اِلٰہ، غیر معبود تمہیں متأثر نہ کرے۔ یاد رکھو تمہارے رزق، تمہاری پرورشیں، پرورشوں کے سامان مہیا کرنے والا، تمہاری پرورش کرنے والا صرف ایک خدا ہے، کوئی دنیاوی طاقت نہیں۔ حقیقی بادشاہ خدا تعالیٰ ہے، اَور کوئی نہیں۔

پس ایک حقیقی مومن کو اور من حیث الجماعت مسلم اُمّہ کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ جب دنیاوی طاقتیں اپنے زُعم میں اپنے آپ کو ربّ سمجھنے لگ جائیں، جب دنیاوی طاقتیں اپنی بڑی حکومتوں کے زعم میں اپنے آپ کو مَلِک سمجھنے لگ جائیں، جب وہ کھلے الفاظ میں نہ سہی لیکن اپنے عمل سے یہ اظہار کر رہی ہوں کہ ہمارے آگے جھکو تو اس وقت تمہیں سب کچھ ملے گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک حقیقی مومن کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو، اس کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو۔

مسلمان دنیا میں جو آجکل ہو رہا ہے یہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے۔ صرف مسلمان آپس میں نہیں لڑ رہے بلکہ اسلام مخالف طاقتیں ہیں جو بڑے طریقے اور دجل سے ان ملکوں میں فساد پیدا کر رہی ہیں اور پھر ہمدرد بن کر ان پر ہاتھ رکھ کر یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ دیکھو ہمیں تمہاری بھلائی، تمہاری بہتری اور تمہاری پرورش کا کتنا خیال ہے۔ تمہاری حکومتوں نے تو تمہارے حق ادا نہیں کئے لیکن ہم تمہارے حق ادا کریں گے اور کر رہے ہیں اور بعض مسلمانوں پہ ان فساد زدہ علاقوں میں اس کا اثر بھی ہو رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ ان فساد زدہ علاقوں کے کئی مسلمان عیسائی ہو گئے۔ کچھ کا تو خیال ہے کہ یہ لوگ اپنی بھوک اور اپنا ننگ مٹانے کے لئے عیسائی ہوئے ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ حقیقت میں مسلمانوں کے عمل دیکھ کے اور اِن کے دجل میں آ کے یہ عیسائی ہوئے ہیں۔ بہرحال یہ ایک چال چلی جارہی ہے جس نے مسلمان دنیا میں ایک فساد پیدا کیا ہؤا ہے۔ دونوں فریقوں کو اسلحہ دینے والے بھی یہی لوگ ہیں اور دونوں کی صلح کرانے کے لئے آگے آنے والے بھی یہی لوگ ہیں اور پھر اس بہانے سے غیر محسوس طریقے سے ان مسلمان ملکوں کی دولت سے فائدہ اٹھانے والے بھی یہی لوگ ہیں۔

اب ان کے اپنے لکھنے والے وہ لوگ جو انصاف دیکھنا چاہتے ہیں یا انصاف پسند ہیں بعض تبصرے کرنے لگ گئے ہیں کہ ہمارے لوگ ہی ہیں جن کی غلطیوں کی وجہ سے فساد پیدا ہوا ہے۔

بہرحال ایک شیطانی فتنہ ہے جو تین ذریعوں سے جاری ہے۔ پھر شیطانی فتنہ اس کے علاوہ بھی ہے۔ یہ تو انفرادی طور پر ایک بڑے فساد ہیں۔ اخلاقی طور پر مذہب سے دُور لے جانے کے لئے خاندانوں میں، قوموں میں اسلام پر عمل کرنے والوں کے اندر بے چینی اور فرسٹریشن (frustration) پیدا کرنے کے لئے کہیں عورتوں کے حقوق کی تنظیمیں بنائی جاتی ہیں۔ اس میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو لے کر ان پہ بڑا شور مچایا جاتا ہے۔ کئی جگہ یہی ایشو بن گیا کہ اگر عورت سے مصافحہ نہیں کرتے تو عورت کے حق نہیں ادا کئے۔ سویڈن میں مجھ سے کسی اخباری نمائندے نے کہا۔ میں نے کہا دنیا میں بہت سارے اور بڑے مسائل ہیں۔ اگر تمہارے خیال میں تمہاری قوم کی ترقی، ملک کی ترقی اور دنیا کے فساد صرف عورت سے مصافحہ کر کے ہی حل ہو سکتے ہیں تو پھر ثابت کر کے دکھاؤ یہاں تم کتنا فائدہ اٹھا رہے ہو۔ یا صرف عورت کی عزت مصافحہ کرنے میں ہی ہے؟ اسلام کی جو تعلیم ہے ہم مسلمان اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تم لوگ مذہب سے ہٹے ہوئے ہو اس لئے اس سے دُور جا رہے ہو۔

پھر شیطانی فتنہ آجکل جو زوروں پر ہے ہم جنسی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ بھی خنّاس ہے، شیطان ہے جو مختلف طریقوں سے وسوسے پیدا کرتا ہے۔ سویڈن میں ایک جگہ ریسپشن (reception) تھی تو جب میں نے اس کے خلاف بات کی تو وہاں کی پارلیمنٹ کے ممبروں نے فیصلہ کیا کہ ہم فنکشن میں شامل نہیں ہوں گے۔ میں نے کہا بیشک نہ شامل ہوں۔ جو اسلام کی تعلیم ہے اور نہ صرف اسلام کی تعلیم بلکہ ہر مذہب کی تعلیم، بائبل اس پہ سب سے زیادہ بولتی ہے، اس کے خلاف جو کام ہو گا وہ ہم نہیں کریں گے۔ لیکن بہرحال اس کے باوجود چند ایک لوگ تو نہیں آئے یا اس پارٹی کے لوگ نہیں آئے جن کا خیال تھا کہ ہماری حکومتیں صرف اسی شیطانی کام کی وجہ سے بچی ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اکثر لوگ آئے اور بڑا کامیاب ہوا۔ تو بہرحال ہم نے، جماعت احمدیہ کے ہر ممبر نے، ہر احمدی نے یہ کوشش کرنی ہے کہ شیطان کے جو فتنے ہیں، قانون بنا کے یا مختلف اور طریقوں سے وسوسے ڈالنے والے ہیں، ہر ذریعہ سے اس کے خلاف قدم اٹھانا ہے اور اس روحانی روشنی کو دنیا میں پھیلانا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ تم اس شیطان سے بچنے کی دعا کرو اور بجائے دنیاوی طریقوں کو اختیار کرنے کے روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ بجائے ان بادشاہوں کے غیر اسلامی قوانین کی حمایت کرنے کے اور ان سے ڈرنے کے بجائے کھل کر اپنے دین پر قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو روشنی اس زمانے میں اتارنی تھی وہ اتار دی اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس کو ماننے کی توفیق بھی دی۔ اب اس کو پھیلانا بھی ہمارا کام ہے اور لوگوں کو بتانا کہ یہ روشنی ہے اس کو تلاش کرو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مسلمانوں کو بھی ان باتوں کی سمجھ آ جائے اور احمدیوں کو بھی اس کے لئے بہت زیادہ کوشش اور دعا کرنی چاہئے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں عمومی طور پر عالم اسلام کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نفسانی اور دنیاوی شرور سے بھی بچائے اور ان کی روحانیت کی طرف رہنمائی بھی فرمائے۔ آپس میں ان کا اتحاد بھی پیدا ہو اور جو پھوٹ پڑی ہوئی ہے جس کی وجہ سے دشمن فائدہ اٹھا رہے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ان کو بچائے۔ اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کے قہری نشان ظاہر ہوں دنیا کو بھی عقل دے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی رحمت کے طالب ہوں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب و خواتین کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہر شر سے بچائے۔ ثبات قدم عطا فرمائے۔ اور نظام خلافت، نظام جماعت سے بھی ہمیشہ جوڑے رکھے۔ واقفین کے لئے، واقفینِ نَو کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاصد پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن والدین نے وقفِ نو میں اپنے بچوں کو وقف کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں بھی سنے اور ان کے بچوں کو وقف کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان مغربی ممالک میں رہنے والے بعض لوگ جو ہیں یا بلکہ ہر جگہ ہی اب جو دنیاوی گندگیوں اور برائیوں میں پھنس گئے ہیں اور ماؤں کو ان کی بڑی فکر ہے اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی ان سے نکالے۔ دجال کے فتنے کے شر سے بچنے کے لئے، خدا تعالیٰ ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں اور ارادوں سے ہمیں بھی بچائے اور تمام انسانیت کو بھی بچائے، مسلمانوں کو بچائے۔ ان کی وجہ سے دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ خود ہی ان کے ہاتھ روکے۔

شہدائے احمدیت کیلئے۔ ان کے پسماندگان کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت کرے۔ اسیران راہ مولیٰ کی جلد آزادی کیلئے۔ بعض اسیران ہیں، اب تو عرب ممالک میں بھی ہمارے اسیر ہو گئے ہیں۔ افغانستان میں بھی اسیر ہیں، پاکستان میں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ انفرادی طور پر، اجتماعی طور پر لوگ جو مسائل میں گرفتار ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ ہر قسم کے بیماروں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ ان لوگوں کیلئے دعا کریں جن پر چٹّیاں پڑی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دُور کرے، چاہے وہ ان کی نا اہلی کی وجہ سے ہیں یا کسی اور وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مقروضوں کو ان کے قرضوں سے نجات دلوائے۔

ایسے سب مصیبت زدگان جو سیاسی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا مذہبی ظلموں کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں یا قومی تعصّبات کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ

ان سب کی پریشانیاں دور فرمائے۔ مذہبی ظلموں کا نشانہ بننے میں تو اب عرب احمدی بھی شامل ہو گئے ہیں ان کے لئے خاص طور پر بہت دعا کریں۔

پھر ہر مذہب اور ملّت کے لوگ جو اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بدحالی دور کرے۔ عورتوں مردوں کے ازدواجی تعلقات جو ہیں، جھگڑوں کی نوعیتیں بڑھ رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل دے اور وہ آپس میں صلح صفائی سے رہنے والے ہوں۔ بیوگان یتامیٰ کے لئے دعا کریں۔ کسی بھی طرح حقوق سے محروم لوگوں کے لئے دعا کریں۔ ان بچیوں کے لئے دعا کریں جن کے رشتے نہیں ہو رہے اور روکیں پڑی ہوئی ہیں۔ بے اولاد لوگوں کے لئے دعا کریں۔ طلباء کے لئے دعا کریں۔ بے روزگاروں کے لئے دعا کریں اور ہر قسم کے کاروباری لوگوں کے لئے دعا کریں۔ درویشان قادیان اور قادیان کے رہنے والے، اب تو آبادی کافی بڑھ گئی ہے، درویشان کے علاوہ بھی، درویشان تو شاید چند ایک رہ گئے ہیں۔ اور اہل ربوہ کے لئے دعا کریں۔ اہل پاکستان کے لئے دعا کریں۔ ان کو مشکلات ہیں۔ آج وہاں عید ہے لیکن ایک جگہ جمع ہو کر کوئی بھی جماعت عید نہیں کر سکتی اور عورتوں اور بچوں کو تو ویسے بھی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

عالم اسلام کے مسائل جو بہت زیادہ الجھ رہے ہیں، گھمبیر ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہی انہیں نور بخشے، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں عقل دے کہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ابتلاؤں کے دَور کو بھی ختم کرے اور جن جن ملکوں میں جماعت پر سختیاں ہیں وہاں آسانیاں پیدا ہوں۔

پھر یہ جو پچھلے دنوں میں ریفرنڈم ہوا ہے اس ملک میں اس کی وجہ سے یہاں کے سیاستدان بھی بڑے پریشان ہیں۔ دو دن ہوئے ایک سیاستدان مجھے ملنے آئے اور بڑے پریشان تھے۔ اس لئے اس ملک میں جو لوگ رہ رہے ہیں، فائدہ اٹھا رہے ہیں اس کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس ملک کی معیشت کے لئے اور لوگوں کے لئے اور حکومت کے لئے بہتری پیدا کرے اور انہیں یہ عقل بھی دے کہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین کے پیچھے چلنے کی کوشش بھی کریں صرف نفسانی جذبات اور نفسانی قوانین کے پیچھے نہ چلیں۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے کوئی پتا نہیں کس وجہ سے کسی کو پکڑ لے اور یہ جو برائیاں پیدا ہو رہی ہیں بعید نہیں کہ انہی کی وجہ سے ان ملکوں میں پھر زوال آنا شروع ہو جائے۔ ہم یہاں رہ رہے ہیں اس لئے ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ ان کو عقل بھی دے اور ان برائیوں سے یہ باہر نکلنے والے بھی ہوں اور حکومتی سطح پر ان کاموں میں ملوّث نہ ہوں جو کسی نہ کسی طرح تباہی کا باعث بننے والے ہوں۔

پھر تحریک جدید اور وقف جدید کی مالی تحریکات ہیں ان میں جو مخلصین حصہ لے رہے ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ یہ ساری دنیا میں جو جماعتی خدمت کرنے والے کارکنان ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت ڈالے، ان کو جزا دے۔ ایم ٹی اے کے کارکنان ہیں دنیا میں بڑا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے۔ اب تو ہمارے نئے نئے سٹوڈیو بھی انشاء اللہ کھل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ کارکنوں کو موقع دے اور ان کو بہترین اجر سے نوازے۔ پھر حوادث زمانہ کے متأثرین ہیں، کہیں بھی آباد ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بعض دعائیں بھی اب مَیں پڑھوں گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الوتر، باب مایقول الرجل اذا خاف قوماً، حدیث 1537)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دعا مروی ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمُ۔ (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعا عند الکرب، حدیث 6346) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی عرش کا ربّ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان و زمین اور عرش کریم کا ربّ ہے۔

ایک دعا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَ حُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات باب منہ حدیث 3490)

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (سنن ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء ان القلوب بین اصبعی الرحمٰن، حدیث 2140) اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر، باب التعوذ من شر ما عمل ...... الخ، حدیث 6798) اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفّت اور غناء مانگتا ہوں۔

ایک دعا ہے حدیث میں: اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ۔ (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا سمع الرعد، حدیث 3450) اے اللہ! تُو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَ فُجَائَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔ (صحیح مسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء...... الخ، حدیث 6838) اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تُو ناراض ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا بہت زیادہ پڑھنی چاہئے کہ: ''رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ''۔ (ملفوظات، جلد ہفتم، صفحہ 248، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اے ہمارے ربّ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

پھر یہ قرآنی دعا ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران:9) اے ہمارے ربّ ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:202) اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں کامیابی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تذکرہ کی دعائیں ہیں کہ: ''رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشَّاھِدِیْنَ'' (تذکرہ صفحہ 197 ایڈیشن 2004ء) اے ہمارے ربّ ہم نے ایک منادی کی آواز سنی جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ اے ربّ ہم اس پر ایمان لائے ہیں پس تُو ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے۔

پھر تذکرہ میں ایک دعا ہے: ''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ مِنَ السَّمَآءِ۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ'' (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ''رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ۔'' (تذکرہ، صفحہ 37، ایڈیشن 2004ء) اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خیر الوٰرثین ہے۔ اے میرے ربّ امّت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے ربّ ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

پھر آپ کی دعا ہے بیت الدعا کی: ''یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَ لَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔'' (تذکرہ، صفحہ 426، ایڈیشن 2004ء) اے میرے ربّ العزت میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور اپنا وعدہ پورا کر اور اپنے بندے کی مدد کر اور ہم کو اپنے عذاب کے دن دکھا (ان دشمنوں کیلئے عذاب دکھا جو باز نہیں آنے والے) اور اپنی تلوار ہمارے لئے سونت کر دکھا اور نہ چھوڑ کافروں میں سے کوئی شریر۔

پھر آپ کی دعا ہے ''اے ربّ العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہِ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔'' (ملفوظات، جلد اول، صفحہ 235)

پھر اب یہ دعا ہے کہ ''اے میرے خدا میری فریاد سن کہ مَیں اکیلا ہوں۔ اے میری پناہ! اے میری سپر!'' (میری طرف متوجہ ہو کہ میں چھوڑا گیا ہوں) ''اے میرے پیارے!'' (اے میرے سب سے پیارے) ''مجھے ایسا مت چھوڑ۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری درگاہ پر میری روح سجدے میں ہے۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد 5 صفحہ 573)

اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/فروری 2017)

......☆......☆......☆......

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

IMPERIAL
GARDEN
FUNCTION
HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 - 122 / 2 - B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/جون 2017ء بروز منگل صبح 11 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم رانا منظور احمد صاحب

(ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب، یوکے)

23/جون 2017ء کو 45 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے انرپارک جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی کاموں میں نمایاں حصہ لینے والے، بہت نیک اور شریف النفس انسان تھے۔ نمازوں کے پابند اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ رشیدہ ملک صاحبہ (آف کینیڈا)

20/اپریل 2017ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حکیم نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ صاحب نور صاحبہ (راولپنڈی)

7/جون 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم قاضی ملک عبد الرحمان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت دوالمیال کی بھانجی تھیں۔ دوالمیال میں لجنہ کی خدمت کے علاوہ کافی عرصہ بچیوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ نمازوں کی پابند اور چندہ جات کی ادائیگی میں بہت باقاعدہ تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(3) مکرم میاں فضل احمد صاحب (محمود آباد فارم، سندھ)

7/جون 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں جان محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ پاکستان بننے سے تین چار سال قبل اپنے چچا کے پاس آ گئے تھے۔ پھر جب ان کے چچا کی تبدیلی بطور مینیجر محمود آباد ہو گئی تو یہ بھی محمود آباد منتقل ہو گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ جب تک صحت رہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی محمود آباد والی زمینوں پر کاشتکاری کرتے رہے۔ انتہائی شریف النفس، نرم طبیعت کے مالک، منکسر المزاج، غریب پرور اور صلہ رحمی کرنے والے انسان تھے۔ مہمان نوازی کا خلق بھی انتہائی درجہ کا تھا۔ آپ کے چار بیٹے یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ مال، مویشی اور فصلوں کا بھی نقصان ہوتا رہا لیکن ہر حال میں صابر و شاکر رہتے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم عاطف شہزاد صاحب

(ابن مکرم چوہدری احمد دین صاحب، بہلول پور، فیصل آباد)

4/اپریل 2017ء کو 43 سال کی عمر میں ایک جماعتی دورہ کے دوران موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں سر پر گہری چوٹ لگنے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت خوش اخلاق، سادہ و منکسر المزاج، ملنسار، غریب پرور اور ہمدردی کا جذبہ رکھنے والے صابر و شاکر انسان تھے۔ جماعتی خدمت کو ہمیشہ فضل الٰہی سمجھتے ہوئے شوق، دلچسپی، جذبے اور ذمہ داری سے ادا کرتے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ آپ نے نگران حلقہ خدام الاحمدیہ اور مربی اطفال ضلع فیصل آباد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ میں بطور نگران حلقہ بہلول پور/ چک جھمرہ خدمت بجا لاتے رہے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم رفیع الدین بٹ صاحب، ربوہ)

13/جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی خیر الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ نہایت سادہ مزاج اور اچھے اخلاق کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے نمازیں ادا کرتی تھیں اور خلافت کے ساتھ محبت کا بہت گہرا تعلق تھا۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ جماعتی رسائل اور الفضل کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتیں۔ ایم ٹی اے پر حضور انور کا خطبہ اور دیگر پروگرام بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی ساس تھیں۔

(6) مکرم محمد منشاء صاحب (آف سدوکی ضلع گجرات)

21/فروری 2017ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت دعا گو، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد، خوش اخلاق، بے ضرر اور خلافت سے بہت پیار کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔

(7) مکرمہ سیدہ صدیقہ خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم سید ابو صالح صاحب مرحوم، سابق صدر جماعت کٹک اڑیسہ، انڈیا)

24/مئی 2017ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، صابرہ و شاکرہ اور بہت نافع الناس خاتون تھیں۔ مرکز سے آنے والے مہمانوں کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے بڑے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کلیم قادیان میں نائب ناظر بیت المال خرچ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اسی طرح آپ کے ایک نواسے مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں اور نور ہسپتال میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔

(8) مکرم مبشر احمد صاحب

(ابن مکرم بشارت احمد صاحب گجر، چکالہ، راولپنڈی)

27/فروری 2017ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے چکالہ میں زعیم خدام الاحمدیہ اور معتمد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ قبل ازیں مجلس 591 گ ب گنگا پور ضلع فیصل آباد میں بھی قائد مجلس کے طور پر خدمت بجا لاتے رہے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ تعلیم کا بہت شوق تھا۔ بہت مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔

(9) مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (دار العلوم شرقی ربوہ)

23/فروری 2017ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ جوانی کے ایام میں قادیان میں ڈیوٹیاں دینے کی توفیق پائی۔ سیالکوٹ میں پہلے حلقہ اراضی یعقوب اور بعد ازاں فتح گڑھ میں صدر کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ کا گھر نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتا رہا۔ آپ ایک نڈر داعی الی اللہ اور سب کا بہت احترام کرنے والے نہایت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔

(10) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ۔ جرمنی (اہلیہ مکرم محمد داؤد صاحب، سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

25/مئی 2017ء کو تقریباً 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت منشی سربلند خان صاحبؓ کی پوتی اور حضرت قاری محمد عبد اللہ صاحبؓ کی نواسی تھیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ لاہور میں سینکڑوں خواتین اور بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ 1988 میں جرمنی آنے کے بعد یہاں بھی تعلیم القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ جرمنی کے علاوہ یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں مقیم بہت سی خواتین اور بچوں کو ٹیلی فون کے ذریعہ قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ بہت خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کے لئے ہر وقت تیار رہنے والی بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کھلے دل سے کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے اشعار اور نظمیں زبانی یاد تھیں اور مختلف مواقع پر پڑھتی بھی رہتی تھیں۔ مرحومہ کی نیک تربیت ان کی اولاد میں بھی نظر آتی ہے۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 2825831O, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

MBBS IN BANGLADESH
SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

✡ جماعت احمدیہ چنڈی گڑھ میں مورخہ 28/مئی 2017 کو مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنڈی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم راشد احمد نے کی۔ نظم عزیز حبیب احمد نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سمیع الرحمن، مبلغ سلسلہ چنڈی گڑھ)

✡ جماعت احمدیہ دھنباد صوبہ جھارکھنڈ میں مورخہ 27/مئی 2017 کو مکرم شمیم اختر صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم محمد دانش قریشی صاحب نے کی۔ نظم مکرم ارشد خان صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار اور مکرم شاکر رشید خان صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (خالد احمد، مبلغ انچارج دھنباد)

✡ جماعت احمدیہ تاجپورا ضلع پالی صوبہ راجستھان میں مورخہ 27/مئی 2017 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے خلافت کی اہمیت وضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(راشد احمد، معلم سلسلہ تاجپورا)

ہفتہ قرآن مجید

✡ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 10 تا 16/جولائی 2017 حلقہ وار ہفتہ قرآن مجید کے اجلاسات کا انعقاد ہوا۔ مورخہ 10/جولائی کو حلقہ سیوانگر میں مکرم مصدق احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب نے بعنوان جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن اور خاکسار نے بعنوان ہفتہ قرآن مجید کے انعقاد کی غرض وغایت تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح مورخہ 11/جولائی کو حلقہ نیل سندرا میں، مورخہ 12/جولائی کو حلقہ دارالفضل میں، مورخہ 13/جولائی کو حلقہ ٹینری روڈ میں، مورخہ 15/جولائی کو حلقہ رچمنڈ ٹاؤن میں، مورخہ 16/جولائی کو احمدیہ مسجد ولسن گارڈن میں ہفتہ قرآن مجید کا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کے حقائق کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

✡ جماعت احمدیہ بریشہ صوبہ بنگال میں مورخہ 17 تا 23/جون 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ قرآن مجید کے متعلق ایک موضوع پر تقریر ہوئی۔ مورخہ 23/جون کو اختتامی پروگرام مکرم عبدالودود عالم صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مرتضیٰ علی صاحب نے کی۔ مرزا مبارک احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے قرآن مجید سیکھنے سکھانے اور اس کی تعلیمات پر عمل کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ (مرزا انعام الکبیر، معلم بریشہ بنگال)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل ونہار

✡ جماعت احمدیہ ناصر آباد کولگام کشمیر میں ماہ رمضان میں چاروں مساجد میں نمازوں اور تراویح کے علاوہ تلاوت قرآن مجید اور درس حدیث وملفوظات کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ مسجد نور محلہ دارالعلوم میں مکرم نثار احمد ڈار صاحب معلم سلسلہ نے نمازوں اور درس وتدریس کے فرائض انجام دیئے۔ اسی طرح مسجد المہدی محلہ دارالسلام میں مکرم بلال احمد لون صاحب معلم سلسلہ، مسجد نور محلہ دارالفضل میں مکرم مولوی فاروق احمد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ اور مسجد محمود محلہ دارالرحمت میں خاکسار نے مذکورہ فرائض انجام دیئے۔ تمام مساجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لائیو سننے کا انتظام تھا۔ مورخہ 25/جون کو تمام احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس اور دعا میں شامل ہوئے۔ مورخہ 26/جون کو نماز عید الفطر بڑے ذوق وشوق سے ادا کی گئی۔
(مبارک احمد عابد، امیر جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر)

✡ جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں امسال ماہ رمضان میں احباب جماعت کو رمضان کی برکتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق ملی۔ فرض نمازوں کے علاوہ نماز تراویح اور درس وتدریس کا بھی اہتمام تھا۔ احباب جماعت حضور انور کے خطبات جمعہ کے علاوہ لائیو درس اور دعا میں بھی شامل ہوئے۔ نماز عید مکرم محمد عثمان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ (محمد رفیق پالا کرتی، وڈمان)

✡ جماعت احمدیہ بنگلور میں بھی احباب نے رمضان المبارک سے بھرپور استفادہ کیا۔ مکرم حافظ نقیب الامین صاحب نے نماز تراویح پڑھائی۔ روزانہ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس حدیث دیا۔ نماز عصر کے بعد درس القرآن کا اہتمام تھا۔ مورخہ 4/جون کو رمضان کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی اور خاکسار نے ماہ رمضان کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 11/جون کو ریفریشر کورس برائے تحریک جدید منعقد ہوا۔ مکرم پی۔ ایم۔ رشید صاحب، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور خاکسار نے تحریک جدید کی غرض وغایت، اہمیت، پس منظر اور قربانی کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ مورخہ 4/جون کو بعد نماز مغرب مجلس انصاراللہ کے دینی نصاب کی کلاس مکرم سید شارق مجید صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ مورخہ 18/جون کو تجوید القرآن کے موضوع پر مکرم مصدق احمد صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مکرم حافظ نقیب الامین صاحب نے تجوید القرآن کے متعلق مفید معلومات دیں جس سے 160 سے زائد اطفال، خدام، انصار، لجنہ وناصرات اور واقفین نو بچوں نے استفادہ کیا۔ مورخہ 25/جون کو احباب جماعت نے حضور انور کے درس اور دعا میں شرکت کی۔
(میر عبدالحمید شاہد، مبلغ انچارج بنگلور)

✡ احباب جماعت احمدیہ محبوب نگر صوبہ تلنگانہ نے رمضان المبارک سے بھرپور استفادہ کیا اور پورے ذوق وشوق سے نماز تراویح اور درس القرآن وحدیث میں شرکت کی۔ 29/رمضان کو حضور انور کے درس میں علاوہ احمدی احباب کے گاؤں کے معزز افراد کو بھی دعوت دی گئی۔ تمام مہمانوں نے جماعت کے متعلق اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا۔ مورخہ 26/جون 2017 کو صبح 10 بجے نماز عید ادا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ ان تمام پروگراموں کی تفصیلی خبریں علاقہ کے 5 اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (طیب احمد خان، مبلغ انچارج محبوب نگر، تلنگانہ)

جماعت احمدیہ نرسنگھ پور میں نماز عید کی ادائیگی

✡ جماعت احمدیہ ضلع نرسنگھ پور صوبہ مدھیہ پردیس کی تمام جماعتوں کے احباب نے مورخہ 26/جون 2017 کو نماز عید ادا کی۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ سال کے خطبہ عید الفطر کا خلاصہ پڑھ کر سنایا۔ اس کی خبریں علاقہ کے بعض اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔
(سید وحید الدین احمد، مبلغ سلسلہ، نرسنگھ پور)

جماعت ڈائمنڈ ہاربر میں عید ملن تقریب کا انعقاد

✡ مورخہ 2/جولائی 2017 کو ڈائمنڈ ہاربر مشن میں مکرم عبدالرؤف صاحب امیر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ کی زیر صدارت شام 3 بجکر 50 منٹ پر عید ملن تقریب کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حافظ ابوجعفر صادق صاحب نے رمضان کی اہمیت وافادیت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ جناب دیپک کمار صاحب (ایم۔ ایل۔ اے۔ ڈائمنڈ ہاربر)، مکرم جاہد محمود صاحب (آئی۔ اے۔ ایس۔ دہلی)، مکرم ڈاکٹر محبوب ثاقب صاحب، جناب سرنالتا سرکار صاحب، ڈاکٹر شانتی رانی صاحبہ، وغیرہ مہمانوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعدہ ایک ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔ دوران پروگرام مہمانوں اور زیر تبلیغ دوستوں کو حضور انور کا خطبہ عید الفطر (مورخہ 7/جولائی 2016) تقسیم کیا گیا۔ شکریہ احباب، صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ)

جماعت احمدیہ بنگائی گاؤں میں عید ملن تقریب کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ بنگائی گاؤں آسام میں مورخہ 11/جولائی 2017 کو عید ملن تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔ بعدہ خاکسار نے پیشوایان مذاہب کے احترام کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(مجیب الرحمن، مبلغ ابھے پوری، آسام)

احمدیہ مشن جے گاؤں میں تربیتی کیمپ کا انعقاد

✡ جماعت احمدیہ ضلع علی پورداور صوبہ بنگال میں مورخہ 8 تا 12/اکتوبر 2016 کو احمدیہ مشن جے گاؤں میں ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ترتیل القرآن، حفظ قرآن، دینی معلومات، منتخب آیات، احادیث نبوی، دعاؤں اور نماز کے آداب وغیرہ موضوعات پر کلاس لی گئی۔ افتتاحی تقریب میں صدر جماعت جے گاؤں نے شاملین کو بعض نصائح کیں۔ مورخہ 12/اکتوبر 2016 کو بعد نماز مغرب اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں امیر ضلع اور مبلغ انچارج کے علاوہ تمام مبلغین ومعلمین اور طلبا وطالبات نے شرکت کی۔ اس موقع پر طلبا وطالبات کو انعامات بھی دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد نور جمال، مبلغ انچارج علی پورداور بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8341: میں صدیقہ خاتون زوجہ مکرم سید ابو صالح صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 85 سال پیدائشی احمدی، ساکن سدھیسؤ ساہی، چرچ لین ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8 / اپریل 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اطہر احمد فہیم | الامۃ: سیدہ صدیقہ خاتون | گواہ: سید طیب احمد سلیم

مسل نمبر 8342: میں اختر جہاں زوجہ مکرم محمد عمران احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن وائیٹ ایونیو حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 / مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/25,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 3.840 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عمران احمد | الامۃ: اختر جہاں | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8343: میں عاتکہ منور زوجہ مکرم عتیق احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20 / مارچ 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چین 10.460 گرام، 1 جوڑی بالیاں 4.180 گرام، 1 چین سیٹ مع بالیاں 32.100 گرام، 6 انگوٹھیاں 16.390 گرام (22 کیریٹ)، 1 چین 8.130 گرام (20 کیریٹ)، حق مہر ایک لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رفیق احمد مالاباری | الامۃ: عاتکہ منور | گواہ: منور احمد مبشر

مسل نمبر 8344: میں ایم. جے. اکبر علی ولد مکرم ایم. پی. زین العابدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1977، ساکن میلاپالم ضلع ترنلویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 / فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 640sqft (سروے نمبر 72، پلاٹ 155,156) بمقام الانلور، پلاٹ 343،344 (سروے نمبر 72/3A1) (سروے نمبر 73/3A1) بمقام پلائی تالوک، پلاٹ 122.63sqft (سروے نمبر 832،709) بمقام کنتھانری گاؤں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ج. ج. ناصر احمد | العبد: ایم. ج. اکبر علی | گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 8345: میں محمد مدثر عمران ولد مکرم محمد سلیم مبشر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ ارتال ڈاکخانہ ڈگری کالج ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6 / مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | العبد: مدثر عمران | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8346: میں سامیہ کوثر بھٹی زوجہ مکرم بہاردین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیرگڑی تحصیل پدل ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7 / مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 ہار، 2 کوکے، 1 انگوٹھی، 1 جوڑی بالی (کل وزن 2.500 تولہ، 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | الامۃ: سامیہ کوثر بھٹی | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8347: میں شاہد الرحمن ولد مکرم مشتاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسلم مشن راجوری ڈاکخانہ کھیورہ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 / مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | العبد: شاہد الرحمن | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8348: میں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم حاجی طالب حسین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن موضع بڈھانوں ڈاکخانہ دیکی بان تحصیل درہال ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22 / مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 جوڑی کانٹے 6 ماشہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | الامۃ: بشریٰ بیگم | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8349: میں نصرت بیگم زوجہ مکرم شفیق احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21 / مئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 کوکا قیمت -/1200 روپئے 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 1 ہار، 2 چوڑیاں، 1 انگوٹھی (کل وزن 50 گرام)، حق مہر: -/8000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی | الامۃ: نصرت بیگم | گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8350: میں محمود احمد وگے ولد مکرم عبد الحمید وگے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جماعت احمدیہ راجوری صوبہ جموں کشمیر، مستقل پتہ: ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5 / مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1 / 10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1 / 16 اور ماہوار آمد پر 1 / 10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　العبد: محمود احمد وگے　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8351: میں خالدہ کوثر زوجہ مکرم ادریس احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری رلیوٹ ڈاکخانہ دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 3 انگوٹھی، 2 جوڑی بالیاں، 1 جوڑی کان کے کانٹے، 2 چوڑیاں، 1 اگلے کا ہار، 1 گلے کی چین، 1 ناک کا کوکا (کل وزن 5 تولہ 22 کیریٹ)، حق مہر: ادائیگی بصورت زیورات۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　الامۃ: خالدہ کوثر　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8352: میں طارق احمد ولد مکرم عبد الغفار آہنگر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: ارم لین بڈشاہ نگرنٹی پورہ نوگام، مستقل پتہ: ریشی نگر ضلع شوپیان صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 رمئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: الطاف حسین نائک　　العبد: طارق احمد　　گواہ: شبیر احمد بھٹی

مسل نمبر 8353: میں ستارہ بیگم زوجہ مکرم برہان الدین ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر: -/20,000 روپئے بذمہ خاوند۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/4000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر مبشر　　الامۃ: ستارہ بیگم　　گواہ: مطیع اللہ ڈار

مسل نمبر 8354: میں طارق احمد ڈار ولد مکرم محمد مقبول ڈار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 راپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان 3 مرلہ پر مشتمل، 1 کنال سیب کا باغ، 1 کنال زرعی زمین۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اقبال نائک　　العبد: طارق احمد ڈار　　گواہ: ظہور احمد ناصر

مسل نمبر 8355: میں صبیحہ نرگس زوجہ مکرم عبد المنان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہموسان ڈاکخانہ شیر گڑی تحصیل بُدل ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 1 انگوٹھی، 1 جوڑی کان کی بالی، 1 ناک کا کوکا (کل وزن 1/2 تولہ 22 کیریٹ)، حق مہر: -/50,000 (مبلغ -/15,000 روپئے کے زیورات ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے)۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　الامۃ: صبیحہ نرگس　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8356: میں آفتاب احمد میر ولد مکرم نصیر احمد میر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوٹلی کالابن ڈاکخانہ دہری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 راپریل 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/24,217 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　العبد: آفتاب احمد میر　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8357: میں عزیزہ بیگم زوجہ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن لوہارکہ ڈاکخانہ دہری ریوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور نقرئی: 1 گلے کا ہار، 1 جوڑی کان کے کانٹے، حق مہر: -/40,000 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد بھٹی　　الامۃ: عزیزہ بیگم　　گواہ: رضوان احمد بھٹی

مسل نمبر 8358: میں عافیہ چیمہ بنت مکرم انور اقبال چیمہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 رمئی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ　　الامۃ: عافیہ چیمہ　　گواہ: مبارک احمد چیمہ

مسل نمبر 8359: میں ظافر اقبال چیمہ ولد مکرم انور اقبال چیمہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 رمئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد چیمہ　　العبد: ظافر اقبال چیمہ　　گواہ: مبارک احمد چیمہ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ جمیکا سے شامل ہونے والی ایک نو مبائع خاتون ونسن ولیم صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ میں خلیفۃ المسیح کی تقاریر اور بالخصوص عالمی بیعت ایک بہت جذباتی تجربہ تھا۔ جب میں نے کارکنان کو بے لوث خدمت کرتے دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ یہ ایک الٰہی جماعت ہے اور خلیفہ وقت کو براہ راست اللہ تعالیٰ سے تائید و نصرت حاصل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عالمی بیعت کا بھی غیروں پہ اثر پڑتا ہے۔ کروشین پارلیمنٹ کے ممبر اسمبلی جلسہ میں شامل ہوئے عالمی بیعت کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ عالمی بیعت کی تقریب نے مجھے بہت ہی متاثر کیا۔ میں عیسائی مذہب کی faithly confirmation کی تقریب میں متعدد مرتبہ شامل ہوا ہوں لیکن جو جذبات خلوص اور مذہب سے وفاداری کا عزم جماعت احمدیہ کی عالمی بیعت میں دیکھا ہے وہ ایک عجیب وغریب اور حیرت انگیز تجربہ تھا جس کو میں ساری عمر یاد رکھوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پریس کی بھی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ جلسہ کے ماحول سے متاثر ہو کر پریس بھی اب بہت ساری اسلام کے بارے میں صحیح خبریں دینے پر مجبور ہیں۔ بولیویا کے نیشنل نیوز چینل کے ایک جرنلسٹ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کے نزدیک اسلام عورتوں کو پیچھے رکھتا ہے اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے لیکن میں نے یہاں دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ تو اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے والی خواتین کو انعامات دے رہے ہیں اور ہر ایک عورت کو انفرادی حیثیت سے پکارا جا رہا ہے تو میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں واپس جا کر اپنے اخبار میں اس حوالے سے ضرور لکھوں گا کیا دنیا میں کبھی کسی رہنما نے صرف عورتوں کو مخاطب کر کے خطاب دیا ہے۔ کبھی نہیں۔

بولیویا سے ایک صحافی کارلوس جمی ریاس صاحب ہیں کہتے ہیں جس بات نے مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ جماعت احمدیہ کا امن کے قیام کے لئے جوش اور اس کے لئے کوششیں ہیں۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جو آج کے دور میں بہت زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال جلسہ کے ماحول اور ڈیوٹی دینے والوں کا ایک اثر ہے جو ہر انصاف پسند کو متاثر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ڈیوٹی دینے والوں کو جزا دے اور شامل ہونے والوں کو بھی جو اسلام کی اس خاموش عملی تبلیغ کا حصہ بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پریس نے بھی بڑی اچھی کوریج دی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے جلسہ سالانہ کے حوالے سے 358 خبریں نشر ہوئی ہیں اور ان میں اب مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تمام ذرائع سے ایک سو اٹھائیس ملین سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ افریقہ میں بھی جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی۔ افریقہ میں ایم.ٹی.اے.افریقہ کے علاوہ دس چینلز پر جلسہ سالانہ کی نشریات دکھائی گئیں جن پر مختلف ممالک میں ایک سو پچاس سے زائد گھنٹوں پر مشتمل کوریج کی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ الہ تعالیٰ نے تین مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا: مکرمہ صاحبزادی ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب بنت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ونواب عبداللہ خان صاحب۔ مکرم طارق مسعود صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ ابن مکرم مسعود احمد طاہر صاحب۔ مکرم شکیل احمد منیر صاحب سابق مشنری انچارج آسٹریلیا ابن مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری۔

......☆......☆......☆......

ولادت

☆ مکرم عبدالستار صاحب مبلغ سلسلہ ساونت واڈی (گوواو) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19/جولائی 2017 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''ابدال احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر اخبار بدر)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SEELIN TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

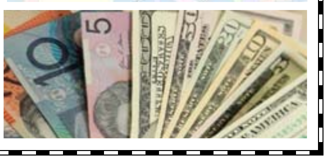

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 10-Aug-2017 Issue No. 32

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کیلئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد اور جلسہ میں شامل ہونے والے معزز مہمانوں کے تاثرات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 4/اگست 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ گزشتہ ہفتے خیریت سے منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے تینوں دنوں میں ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکات کے نظارے دیکھے اور ہر شامل ہونے والے نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل ہر آن نازل ہو رہے تھے۔ پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ یہ شکر گزاری کارکنوں کی طرف سے بھی ہونی چاہئے اور شامل ہونے والوں کو بھی شکر گزار ہونا چاہئے تاکہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں، نیز جو خدمت پر مامور تھے، کارکن تھے ان کا بھی ان لوگوں کو جو شامل ہوئے شکر گزار ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ سالانہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ایسا بھائی چارہ اور شکر گزاری کے جذبات ایک دوسرے کیلئے پیدا ہوں جو مثالی ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی محبت پیار اور بھائی چارے کے جذبات ہیں جن کا اظہار جب ہم اپنوں اور غیروں سے کر رہے ہوں تو یہ چیز ہر آنے والے مہمان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے علاوہ علمی اور دینی پروگراموں کے ہر احمدی کا عملی نمونہ آنے والے غیروں کو بے حد متاثر کر رہا ہوتا ہے جس کا وہ اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہمیں جلسہ میں نظر آیا جس سے ہم بڑے متاثر ہوئے۔ آنے والے غیر مہمان جو ہیں وہ اپنے تاثرات کا اظہار بھی کرتے رہے ہیں اس وقت میں چند ایک تاثرات پیش کروں گا جو انہوں نے اس ماحول کو دیکھ کر بیان کئے اور برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اگر یہ اسلام کی تعلیم ہے تو اس تعلیم کے پھیلنے کی دنیا میں ضرورت ہے۔

بینن سے سابق وزیر خارجہ اور مشیر صدر مملکت مریم بونی جیالو صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے اس جلسہ کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو گہرائی سے سمجھنے کا موقع ملا۔ میں جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوں کارکنان کا انتظامی معیار بہت بلند تھا کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں حیران رہ گئی میں نے انتظامی طور پر ہر طرح سے جائزہ لیا لیکن اتنے بڑے جلسہ میں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔ کہتی ہیں کہ جب میں کارکنان کی طرف دیکھتی تو محسوس کرتی کہ کیا چھوٹا اور کیا بڑا، بوڑھا، جوان، مرد، عورت الغرض ہر طبقے کے لوگ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے کوشاں تھے۔ ہر کوئی اپنا آرام بھلا کر دوسروں کو آسائش اور سہولت پہنچانے کے لئے تیار تھا۔ کہتی ہیں کہ وہ اسلام جو احمدیت پیش کرتی ہے وہی دنیا کو امن دے سکتا ہے اور دنیا کے مسائل کا حل اسی میں ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا جو عورتوں کو خطاب تھا اس نے سوچ پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں باقی مسلمان گروہوں کے نزدیک عورت کی حیثیت ایک غلام سے زیادہ نہیں ہے لیکن امام جماعت احمدیہ نے عورتوں کے خطاب میں عورتوں کو معلمہ قرار دیا ہے اور اس کے فرائض میں آنے والی نسلوں کی تربیت اور تعلیم کو شامل کیا ہے جو دنیا کا مستقبل ہے۔

پھر گوئٹے مالا کے نیشنل پارلیمنٹ کی ممبر الینا کیلس اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ جلسہ میں شمولیت ایک بہت ہی عجیب اور حیران کن تجربہ تھا مذہب اسلام اور جماعت احمدیہ کے بارے میں میرے خیالات میں زبردست تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ میڈیا نے اسلام کے بارے میں بہت ہی غلط اور ہیبت ناک تصور پیدا کیا ہوا ہے کہ اسلام تشدد اور نفرت کی تعلیم دیتا ہے لیکن ہمیں اس جلسہ میں اسلام کی حقیقی پر امن تعلیم کی عملی تصویر دیکھنے کا موقع ملا۔ ہزاروں مہمانوں کی خدمت جو کارکنان کر رہے تھے ایک عجیب نظارہ تھا، کہتی ہیں کہ اب میں اسلام کی پر امن اور خوبصورت تعلیم کا تصور لے کر واپس جا رہی ہوں۔

اسی طرح کوسٹا ریکا کی نیشنل یونیورسٹی کے پروفیسر سرجیو مایا جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس جلسہ کے ذریعہ اسلام کی نئی تصویر دیکھی ہے۔ مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت دیکھی جو باہمی محبت والفت میں بے مثال ہے جو اپنے ایمان کی عملی تصویر پیش کرتی ہے۔ میں واپس جا کر اپنے حلقہ احباب اور طلباء کو بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیمات کو عملی طور پر پیش کرتی ہے اور جو حقیقتاً اپنے ماٹو پر عمل پیرا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزی نے فرمایا: یہ آنے والے لوگ ہماری تبلیغ کا بھی ذریعہ بن جاتے ہیں۔

پھر کوسٹا ریکا کی ممبر پارلیمنٹ کے مشیر ڈگلس مونٹی روسو صاحب کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ سالانہ میں امام جماعت احمدیہ کے خطابات بڑے غور اور توجہ سے سنے ان کی اس نصیحت نے مجھے بہت متاثر کیا کہ اپنے دشمنوں کو معاف کرنے اور ان کے لئے دعا کرنے سے دل کینہ اور بغض سے پاک ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں دی اور کہتے ہیں کہ یہی چیز ہے جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور ان تقاریر سے مجھے روحانی اور عملی طور پر بہت فائدہ پہنچا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور ان کی عملی تصویر اس جلسہ میں دیکھنے کو ملی۔

ایک کروشین خاتون کیٹرینا سالک صاحبہ جلسہ میں شامل تھیں کہتی ہیں کہ میں پہلے چرچ میں نن تھی اب حق کی تلاش میں ہوں۔ کہتی ہیں جلسہ کے ماحول نے اور یہاں پر لگائی گئی نمائشوں اور جماعت کے بارے میں دیگر معلومات نے میرے ذہن کو بہت جلاء بخشا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید جلد ہی اب تلاش حق کا سفر اپنی منزل کو پالے گا کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات نے میرے ذہن پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔

کروشیا سے ایک جوڑا آیا تھا گزشتہ سال، بڑی عمر کے ہیں اس سال بھی شامل ہوئے۔ مجھے انہوں نے ملاقات میں کہا کہ گزشتہ سال ہم ایک عام مسلمان کی حیثیت سے شامل ہوئے تھے اور اس سال ہم احمدی مسلمان کی حیثیت سے جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور نے بہت سارے معزز مہمانوں کے تاثرات بیان فرمائے اور فرمایا: یہ جو غیروں پہ اثر ہوتا ہے ہماری جماعت کا، اس کو عام حالات میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی کہ صرف چند دنوں کے لئے دکھاوا نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ اثر قائم کرنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: یہ چند تاثرات تھے غیروں کے۔ فرمایا: بعض مسلمان بھی شامل ہوئے جو اپنی حکومتوں کے لیڈر تھے ان کی نمائندگی بھی کر رہے تھے۔ ان کے ایک دو تاثرات پیش کرتا ہوں۔

الحاج محمد وسلیم صاحب ہیں وائس پریذیڈنٹ نیشنل اسمبلی گنی کناکری کہتے ہیں کہ مجھے حج کرنے کا بھی موقع ملا ہے اور بہت سے اسلامی ممالک کے مذہبی پروگراموں میں شامل ہو چکا ہوں لیکن اتنے عمدہ اور قابل تعریف انتظامات میں نے کہیں نہیں دیکھے اور یہی اسلام کی حقیقی روح ہے جو ہمیں یہاں دیکھنے کو ملی۔ آپ لوگ اپنے کام میں سب سے آگے ہیں اور آپ ہی صحیح راستے پر ہیں۔ کہتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔

سیرالیون کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ علی کلاکو صاحب کہتے ہیں کہ احمدیت ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے احمدی مسلمان امن کے فروغ کے لئے جو کوششیں کر رہے ہیں وہ قابل قدر ہیں۔ آجکل اسلام کا نام ہر طرف دہشت گردی کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے لیکن احمدی اس تاثر کو غلط ثابت کر رہے ہیں جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے چھوٹے چھوٹے بچے بھی لوگوں کی خدمت پر مامور تھے یہ نظارہ روح پرور تھا اور میرے خیال میں جماعت احمدیہ کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ نظارہ ہی کافی ہے۔

پھر ترکمانستان کے ایک دوست عبدالرشید صاحب شامل ہوئے کہتے ہیں جس دن سے لندن آیا ہوں پیار اور محبت سے گھرا ہوا ہوں جیسا کہ اپنے حقیقی والدین اور اہل خانہ کے درمیان ہوں۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ میں نے اپنی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی تلاش میں گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کو صرف یہاں آ کر ہی پایا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔

حضور انور نے فرمایا: بعض نومبائعین جب محبت پیار اور بھائی چارے کے نظارے دیکھتے ہیں تو

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad